اور چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہو تقطیع ۲۰+۲۶-پر نہایت تصحیح و اہتمام سے طبع کیا گیا ہو جملہ شائقین بالیقین و ذاکرین حضرات ائمۂ طاہرینؑ جناب مصنف صاحب سے طلب فرماسکتے ہین محصولڈاک ذمۂ خریدار ہی۔ قیمت فی جلد۔

ہدیۃ السعداء بترجمۃ حدیث الکساء۔ اس رسالہ کا آغاز ایک خطبۂ مختصرہ اور آیۂ تطہیر سے ہی اور تفسیر مین اُسکی حدیث کسا مع ترجمہ سلیس اُردو زبان مین لکھی گئی ہی۔ یہ مبارک رسالہ قابل اسکے ہی کہ تمام مومنین صبح و شام اسکو بطور وظیفہ پڑھا کرین قیمت مع محصولڈاک

بفضل ایزد واہب و طفیل ائمۂ اطائب نسخۂ مبارکہ موسومہ بہ

ینابیع المصائب
حصہ اول

از مؤلفات جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی المشہدی زاد فضلہ

Presented by www.ziaraat.com

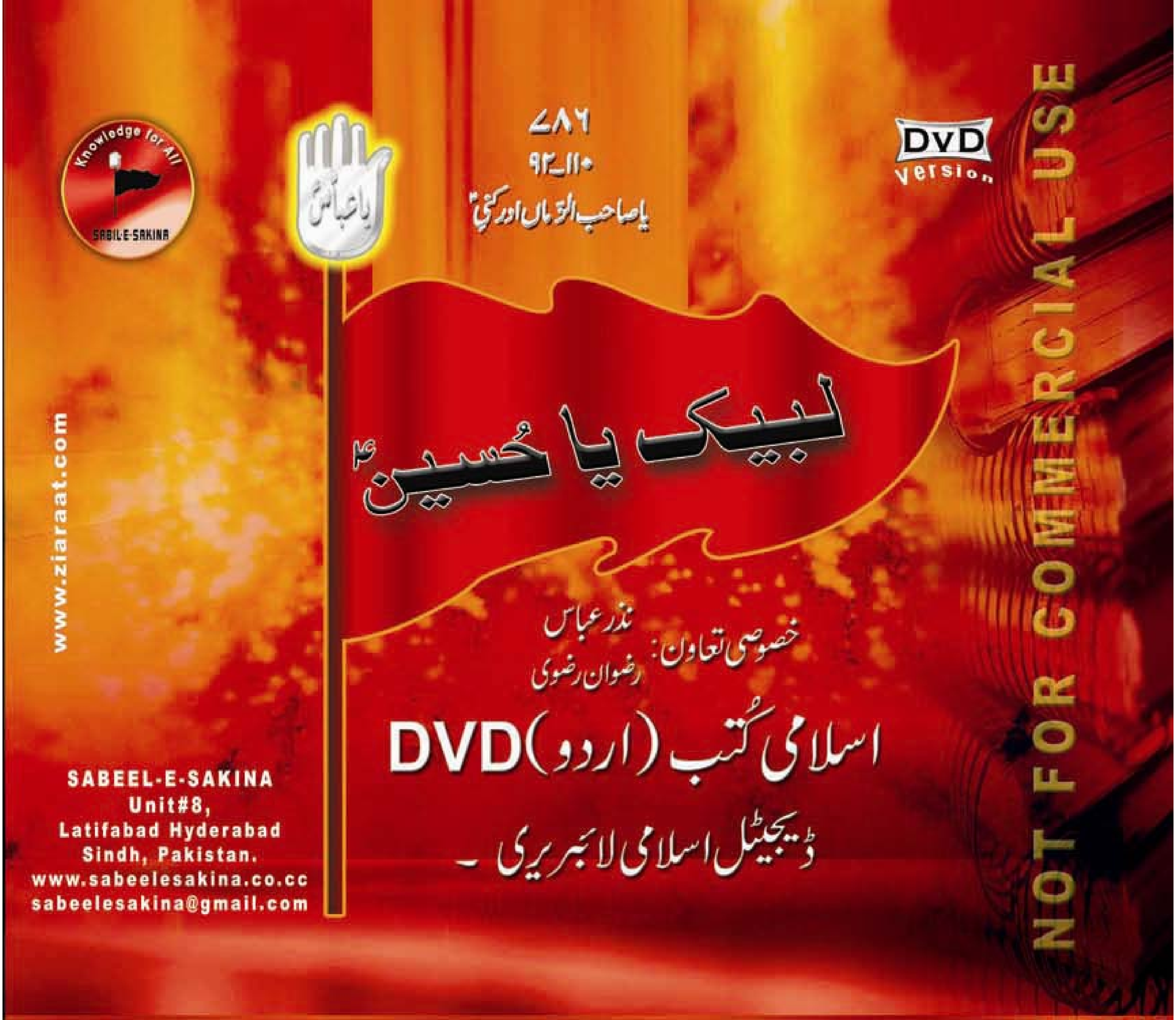
۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی
Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA
یا عباس
DvD
Version
NOT FOR COMMERCIAL USE
لبیک یا حُسینؑ
www.ziaraat.com
خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی
اسلامی کُتب (اردو) DVD
ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔
SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

فہرست مجالس ینابیع المصائب حصۂ اول

نمبر مجلس	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱	مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبجسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ۔	۵
۲	مجلس دوم ذکر موت ووفات ابوذر غفاریؓ وغسل وکفن ودفن ایشان وبیدفنی امام حسینؑ وحال سر انور آنحضرتؑ	۱۱
۳	مجلس سوم فضائل صحابۂ کبار وشیعیان ووفات سلمانؓ فارسی وغسل وکفن ودفن ایشان وبیدفنی امام حسینؑ وحال سر انور آنحضرتؑ۔	۱۴
۴	مجلس چہارم بوجہ قتل کردن مومنی را وعذاب آن وقتل شدن قنبرؓ ونجات یافتن سید علوی از قتل شدن وذکر شہادت امام حسینؑ۔	۲۰
۵	مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین وطالب علم وشہادت شاہزادہ علی اکبرؑ ومصائب آل رسولؐ ورسیدن سر انور امام حسینؑ بدربار یزید۔	۲۸
۶	مجلس ششم تاکید تحصیل علم دین وفضیلت مومن عالم واز رحلت او رخنہ شدن در اسلام ومصائب امام حسینؑ ومتفرق دفن شدن آل رسولؐ بعالم غربت۔	۳۲
۷	مجلس ہفتم ذکر موت وحال قبرہاے گذشتہ وآمدن سہ دوست بوقت آخر وسوال وجواب ایشان وقبض روح سلیمانؑ پیغمبر ومتفرق دفن شدن آل رسولؐ وحال سر انور امام حسینؑ۔	۳۸
۸	مجلس ہشتم ذکر موت وحال احتضار مومن صالح وتشریف فرما شدن ائمہ ہدیٰؑ وحال امام حسینؑ بروز عاشورا	۴۴
۹	مجلس نہم ذکر اجر رسالت بہ مودت آل رسولؐ وفضائل علی مرتضیٰؑ ومحبین ایشان وانجام دشمن ایشان وحال احتضار دوست ودشمن اہل بیت رسالت ومصائب امام حسینؑ	۴۸
۱۰	مجلس دہم ذکر موت وحساب عمر ایشان وحال نفس او در خواب وانجام او ومکافات گناہان مومن وانتقال وغسل وکفن ودفن او واحترام روح مومن وحال اسیری امام زین العابدینؑ۔	۵۶
۱۱	مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات وتاکید محبت جناب حسنینؑ وخبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسولؐ خدا وانجام ظالمان وقاتلان ایشان واحوال جانکنی وموت وحال قبر وعذاب دشمن آل رسولؐ ومصائب حسنینؑ وفریاد اہل حرم آن حضرات بہ روضۂ رسولؐ خدا۔	۶۳
۱۲	مجلس دوازدہم فضائل شیعہ وعلامات ایشان وفضائل سعد بن معاذ ونافرمانی کنعان بن نوحؑ نبی وانجام او ومصائب امام حسین علیہ السلام وفریاد کردن اہل حرم آن حضرت وویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ۔	۷۰
۱۳	مجلس سیزدہم ذکر موت وآمدن سہ دوست بوقت جانکنی مومن وسوال وجواب ایشان وعلامات حال احتضار وثواب تشییع وتربیع ونماز جنازہ وجنازۂ جناب خدیجۂ کبریٰؑ وفاطمہؓ بنت اسد وجناب حمزہؓ برداشتن رسولؐ خدا ودفن شدن امام حسینؑ بعد سہ روز۔	۷۹

Presented by www.ziaraat.com

نمبر مجلس	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۴	مجلس چہاردہم علامات وصفات مومن وصبر برمرض وثواب عیادت بیمار و حاجت روائی او وغارت نمودن اعدا اسباب ورداو فرش امام زین العابدینؑ بیمار کربلا واسیری آن حضرت۔	۸۲
۱۵	مجلس پانزدہم ذکر موت وحال جانکنی مومن ورضامندی او بقبض روح ومعرض آفات وبلا بودن انسان واحوال محشر وبیدفنی امام حسینؑ بروز عاشورا واسیری اہل بیت آنحضرت	۸۴
۱۶	مجلس شانزدہم ذکر موت وصفات مومن وفوائد موت در یکی از ایام ہفتہ ووسائل نجات وفوائد جریدتین واعزاز واحترام روح مومن زائر وباکی ومصائب امام حسینؑ واسیری اہل حرم آن حضرت و ویرانی خانۂ رسالتؐ۔	۹۱
[illegible]	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین صدر المحققین ابو الفضل آقا السید ناصر حسین صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	۱۰۱
	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین البحر العلوم الزاخر آقا السید محمد باقر صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی	۱۰۲
	صورت توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین المنتجع الحاضر والبادی آقا السید محمد ہادی صاحب مدظلہم العالی علی رؤس الموالی۔	۱۰۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَاءَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ لَاسِیَّمَا عَلٰی نَفْسِہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ عَلِیٍّ سَیِّدِ الْاَوْصِیَاءِ وَاٰلِہِمَا النُّجَبَاءِ الْاُمَنَاءِ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِہِمْ وَظَالِمِیْہِمْ وَقَاتِلِیْہِمْ فَاِنَّہُمْ اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ **اَمَّا بَعْد**

قلوب صافیۂ برادران ایمانی اور خواطر زاکیۂ اخلاے روحانی پر مخفی نہ رہے کہ یہ نسخہ مبارکہ موسومہ بہ **ینابیع المصائب** جو دو حصوں پر شامل ہی اور اُسکا حصۂ اول یہ ہی جس میں چند مجالس مختصرہ جو مشتمل ہیں فضائل ومصائب اولیاء اللہ پر اور کتب معتبرہ سے ماخوذ ہیں واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

مجلس اول مذمت پیروی شیطان وحسد وقبائح آن وبسبب حسد قتل شدن ہابیل بن آدمؑ ومصائب آل رسولؐ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہی اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو پیچھے پیچھے نہ چلو تم شیطان کے قدموں کے یعنی اُسکی پیروی نہ کرو اور جو پیروی کرے شیطان کے قدموں کی پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہی ساتھ فحش اور بدی کے اور خدا فرماتا ہی وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اور پیروی نہ کرو تم

Presented by www.ziaraat.com

[redacted]

شیطان کے قدمون کی تحقیق کہ وہ تمہارے لیے دشمن ظاہر ہی اور خدا فرماتا ہی اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق کہ وہی شیطان دشمن گمراہ کرنے والا ظاہر ہی حضرات اسی طرح متعدد آیات مین مذمت شیطان رجیم کی ہی پس انسان کو لازم ہی کہ حکم خدا پر عمل کرے اور شیطان کو دشمن بزرگ وظاہر اپنا سمجھے اور اُسکے مکروفریب مین نہ آوے ورنہ انجام بد ہوگا اور وجہ عداوت شیطان کی انسان سے یہ ہی کہ پیدائش نبی جان کی قبل پیدائش نبی آدم کے ہوئی جیسا کہ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور البتہ پیدا کیا ہم نے انسان یعنی آدم کو آواز کرتی ہوئی مٹی سے جو قبل مین پانی ملی ہوئی متغیر تھی اور پیدا کیا ہم نے جان کو قبل آدم کے آتش تیز سے اور شیطان رجیم بھی جنون سے ہی جب حکم خدا ہوا تھا ملائکہ کو کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو پس ملائکہ نے تو سجدہ کیا اور شیطان نے نہین کیا اور تکبر کیا اور کہا خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ مجھے تو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو خاک سے پیدا کیا پس وہ بوجہ تکبر کے راندہ درگاہ ہوا اسی وجہ سے عداوت ہوئی ہی اور ہر وقت بنی آدم کے درپے ہی اور چاہتا ہی کہ اون کو گمراہ کرے اور بہت سے بنی آدم اُسکے مکروفریب مین آکر گمراہ ہوے اور شیطان لعین نے ہزارون برس تک عبادت خدا کی اور خطیب ملائکہ تھا اور فرشتون کے ساتھ آسمانون تک جاتا تھا مگر جب تکبر کیا تو طوق لعنت مین ابدالآباد گرفتار ہوا اور شیاطین انس سے بھی ایک بہیا تھوڑی مدت تک اُسکا رفیق ہوا اور دونون نے مل کر احکام اور اوامر ونواہی الٰہی کو برہم کیا اور اکثر لوگون کو گمراہ کیا جسکی خبر جناب رسول خدا نے اسطرح دی تھی کہ عنقریب میری امت کے تہتر فرقے ہونگے اور وہ سب ناری ہونگے مگر ایک فرقہ اُن مین سے ناجی ہوگا پس دانا کو لازم ہی کہ اُس فرقہ ناجی کی تلاش کرکے موافق اُنکے اعتقادات کو درست کرے اور شیاطین واشرار کے فریب مین نہ آوے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ خداوندا محفوظ رکھ ہمارے گروہ مومنین و مومنات کو شرون سے شیاطین جن وانس کے بحق حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کیونکہ

[redacted]

دنیا مقام امتحان ہی جس مین گل بھی ہین خار بھی ہین اور گنج بھی ہین زہردار مار بھی ہین اور نیک وبد سے پُر ہی اور حسد وکینہ اور بغض وعداوت اور تکبر ونخوت اور غیبت وغیرہ اہل دنیا کے نزدیک ہُنر ہو رہے ہین اور اُنکو خوف معاد بالکل نہین جزا وسزا سے غافل ہین باوجود اسکے اپنے تئین بہت زیرک اور ہوشیار گمان کرتے ہین جس سے شیطان غالب ہو رہا ہی اور وہ اپنے کام سے غافل نہین ہی اور ہر وقت مع اپنے لشکر کے بنی آدم پر حملہ کرتا ہی جو قول معصوم سے ثابت ہی قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اِبْلِيْسُ لِجُنُوْدِهٖ اَلْقُوْا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ فَاِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللّٰهِ الشِّرْكَ چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہی فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس لعین اپنی فوج سے کہتا ہی درمیان بنی آدم کے حسد وبغاوت ڈالدو تحقیق کہ وہ دونون یعنی حسد اور بغاوت نزدیک خدا کے برابر شرک کے ہین اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا حسد ایمان کو کھاتا ہی جیسے آگ لکڑی خشک کو کھا جاتی ہی وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفٰى لِلْحَسُوْدِ حَسَدُهٗ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ حاسد کے واسطے حسد اُسکا کافی ہی اور منقول ہی کہ جب تک حاسد حسد کو بزبان اظہار نہ کرے تب تک اسکا مؤاخذہ نہین ہی اور جب اظہار کیا تو اُسوقت کرام کاتبین لکھتے ہین اور قول حکما ہی کہ حسد بدترین بدی لاعلاج ہی جبھی تو خداوند عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی پناہ مانگ شر سے حاسد کے جبکہ وہ حسد کرے اور حاسد بوجہ حسد کے ایسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی کہ مادام الحیات اُسکی مشقت سے نجات نہ پائیگا واقعی مومنین ہر امر کو بکمال حسد وعناد حاسدین نے بدل ڈالا ہی یہان تک کہ روز عاشورا کی فضیلت مین احادیث وضع کیے ہین اور ایسے روز مصیبت کو روز عید قرار دیا ہی اور انبیا تک کو خاطی بنایا اور اُنپر اتہام کیا پس تغییر وتبدیل کلام کی اُن سے کیا بعید ہی جیسا کہ صحاح مین عائشہ سے روایت ہی کہ ایک دن رسول خدا مع اپنے اصحاب کے تشریف لیے جاتے تھے اور مدینہ مین ایک یہودی کے یہان غمی ہو گئی تھی اور اُسکے اقربا اُس میت کو رو رہے تھے یہ سنکر اُن حضرت نے فرمایا اُسپر تو عذاب

ہو رہا ہے اور یہ لوگ اُسکو رو رہے ہین پس عمر نے جو اس حدیث کو سنا تو کہا لوگون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جہلا اب تک سے کہتے ہین کہ صبح و شام میت پر رونا گناہ ہے حالانکہ اُسکی خوبیان و مصائب یاد کر کے رونا اُسکا احترام ہے اور حاسدین کے حسد کی ابتدا زمانہ حضرت آدمؑ سے ہوئی اور اُس وقت سے اب تک حاسدین نے دوستان خدا پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور وہ دوستان خدا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوے پہلے شیطان نے حضرت آدمؑ پر بوجہ سجود ملائکہ کے حسد کیا اور کیا کیا عداوتین اُنکے ساتھ کین جنکے سبب سے وہ مبتلاے بلا ہوے اور جنت سے دنیا مین آئے پھر اولاد آدم مین باہم حسد اور عداوت پیدا کر دی جسکی وجہ سے قابیل لعین نے حضرت ہابیلؑ کو شہید کر ڈالا چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار مین روایت فرماتے ہین کہ سلیمان بن خالد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کس سبب سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اسوجہ سے کہ آدم صفی اللہ نے ہابیل کو اپنا وصی و جانشین کیا تھا جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت آدم کو وحی کی کہ وصایت اور اسم اعظم ہابیل کو دین اور قابیل اُنکا بڑا بھائی تھا جب اُسنے یہ حکم خدا سنا تو غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ یہ حق میرا ہے اُسوقت آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون درگاہ خدا مین قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہوگی وہی لائق ہے حسب الحکم دونون نے قربانی کی تو قابیل کی قربانی مقبول نہ ہوئی اور ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اُسوقت قابیل کو حسد اور بغض ہوا اسی وجہ سے اپنے بھائی ہابیل کو شہید کیا حضرات سنا آپنے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل کو بحکم خدا وصی و جانشین کیا تو قابیل لعین کو حسد اور عناد ہوا اور اپنے بھائی کو شہید کیا اسیطرح جناب رسولؐ خدا نے اپنے ابن عم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بحکم خدا وصی و جانشین اپنا کیا تھا اسی حسد اور بغض و عناد سے ایک حاسدہ ملعونہ نے آنحضرتؐ کو زہر دیکر شہید کیا اور بعد آنحضرت کے اعدا نے اونکی آل اطہار پر کیا کیا ظلم و ستم کیئے آہ دروازہ کو آگ لگائی اور اُسکو گرا کے نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور وہ دروازہ جناب سیدہ پر گرا دیا

جسکی وجہ سے صدمۂ عظیم پہونچا یہانتک کہ شاہزادہ محسن شکم اطہر مین شہید ہوا آخر وہ مخدومہ اُسی درد پہلوے شکستہ اور مفارقت مین اپنے پدر بزرگوار کی روتے روتے بعد تھوڑے دنون کے انتقال کر گئین اور جناب امیر المومنینؑ کے گلوے انور مین ریسمان ستم ڈالکر باہر لائے اور طرف مسجد کے لیگئے اور طالب بیعت ہوے جب انکار کیا تو آمادۂ قتل ہوے اور تاکید تمسک ثقلین اور حکم رسول خداؐ اعدا نے بالکل فراموش کیا حالانکہ کچھ زمانہ نہ گذرا تھا اور کفن تک اُن حضرت کا میلا نہ ہوا تھا آہ مومنین ظالمون نے صرف انھین ظلمون پر اکتفا نہین کی بلکہ بعد جناب رسولؐ خدا اور جناب سیدہ کے حضرت امیر المومنینؑ کو اعدا نے طرح طرح کی اذیت و تکلیف دی بلکہ روز بروز ظلم و ستم تازہ کیے یہان تک کہ بعد خلافت ظاہری طرف کوفہ کے ہجرت فرمائی اور وہان بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آخر ابن ملجم لعین نے حالت روزہ و نماز مین مسجد کوفہ مین ضربت شمشیر زہر آلودہ سے شہید کیا اور بعد اُن حضرت کے امام حسنؑ کو زہر دغا دیکر شہید کیا اور جنازہ پر تیر لگائے اور روضۂ رسولؐ خدا مین دفن نہ ہونے دیا اور امام حسینؑ کو روضۂ رسولؐ سے بظلم و ستم جدا کیا اور مکۂ معظمہ مین بھی رہنے نہ دیا یہانتک کہ حج کی مہلت نہ دی حالانکہ وہ موسم حج کا تھا اور مہمان بلا کر عالم غربت و مسافرت مین بحکم ابن زیاد و یزید لعین نے زمین کربلا پر روز عاشورا پیاسا مع اصحاب و اقربا و بچون کے شہید کیا اور لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کرتہ لیگیا کسی نے عبا اوتار لی اور لاش اطہر سے بے ادبی کی اور سر اقدس بدن انور سے جدا کر کے نیزہ پر بلند کیا آہ اسپر بھی اعدا نے اکتفا نہ کی بلکہ اسباب لوٹ لیا اور خیمون کو جلا دیا اور حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو اسیر و مقید کیا اور مقنعہ اور چادرین تک چھین لین افسوس عوض ماتم پرسے اور تسلی و دلاسے کے شمر لعین تازیانے سے اذیت دیتا تھا الغرض حسد و عداوت بُری خصلت ہے جسکی ابتدا اولاد آدم مین قابیل سے ہوئی جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور نہایت ظلم سے قتل

Presented by www.ziaraat.com

کیا چنانچہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب قابیل نے ہابیل کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو اوسکے خیال مین نہ آتا تھا کہ کیونکر قتل کرے پس اُسی وقت ابلیس لعین نے آکر تعلیم کیا کہ اپنے بھائی کے سر کو درمیان دو پتھرون کے رکھ کر کچل ڈال جب اسیطرح سے قتل کر چکا تو یہ نہ جانتا تھا کہ مُردے کو کیا کرے اُس وقت دو غرابون نے آکر منقارون سے باہم حربہ کیا اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا پس زاغ زندہ نے مردہ کو پنچون سے زمین کھود کر دفن کیا یہ دیکھکر قابیل نے اپنے برادر مقتول ہابیل کی لاش کو اُسی طرح سے دفن کیا اور طریقہ دفن میت کا اُسی زمانہ سے جاری ہوا حضرات سنا آپ نے کہ اگرچہ قابیل ملعون نے بکمال حسد و عناد اپنے بھائی ہابیل علیہ السلام کو شہید کیا لیکن لاش مقتول کا صحرا مین پڑا رہنا اور اُسکے گرد جانورون کا جمع ہونا گوارا نہ کیا حالانکہ جسم اُنکا پارہ پارہ نہ تھا پس جب طریقہ دفن کا معلوم ہوا تو فوراً زیر خاک پنہان کیا مگر نفرین ہو اشقیاے کوفہ پر وہ کیسے سنگدل اور بیرحم اور حاسد تھے کہ لاش قدس کو فرزند رسُول کی صحراے کربلا مین ریگ گرم پر بے لباس چھوڑکر چلے گئے اور کسی لعین نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ بعد شہید کرنے کے لاش اطہر اپنے نبیؐ کے نواسے کی زیر خاک پنہان کرتے بلکہ عوض دفن کے ایک ملعون نے ایک انگشتری کے واسطے انگشت اطہر قطع کی اور ایک لعین نے ایک کمربند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے ہاے افسوس لاش پارہ پارہ اُس صحرا مین رات کی شبنم اور دن کی دھوپ مین تین دن تک پڑی رہی اور خاک صحراؑ اُڑاڑکے بدن مجروح پر جمتی جاتی تھی آخر تیسرے دن ایک جماعت بنی اسد نے دفن کیا چنانچہ حجت خدا فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلیٰ مَنْ تَوَلّیٰ دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُریٰ سلام ہو اُس غریب الوطن و مسافر پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا آہ شہید کا کفن تو لباس اُسکا ہی وہ اعدا نے لوٹ لیا تھا اب تصور کیجیے کہ ہمارے آقا کیونکر دفن ہوے اس مصیبت کو بھی معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلیٰ الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام ہو اُن شہداے راہ خدا پر جو بے کفن کے دفن ہوے اُسوقت امام زین العابدین علیہ السلام باعجاز کوفہ سے وارد کربلا ہوے

اور اپنے پدر مظلوم پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کرکے طرف قید خانہ ابن زیاد کے مراجعت فرمائی اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس دوم ذکر موت و وفات ابوذر غفاریؓ و غسل و کفن و دفن انشان و بیدفن امام حسینؑ و حال سر انور آنحضرتؑ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی واقعی اگر انسان مدت دراز تک اس دار دنیا مین بسر کرے تو آخر موت ہی اس سے کسی کو چارہ نہین ہی شاہ و فقیر جوان و پیر اور بچے زن و مرد سب موت کے نزدیک برابر ہین جسکی جسوقت اجل آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی اور دوستان خدا موت سے نہین ڈرتے ہین بلکہ مشتاق لقاے رحمت الٰہی رہتے ہین اور بعد موت کے آفات دنیا سے نجات پاتے ہین پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی جو دار دنیا مین ضرور واقع ہونے والی ہی اور ذکر موت سے حُبّ دنیا کم ہوتی ہی جو راس ہر خطا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ اور بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اے ابوذرؓ تحقیق کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہی اور کافر کے لیے جنت ہی حضرات یہی وجہ ہی کہ مومن وقت موت کے خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسکو بعد موت کے راحت ہوتی ہی اور آفات دنیا سے نجات پاتا ہی جیسے قیدی بعد رہائی کے تکالیف قید خانہ سے نجات پاتا ہی جو بعض صحابہ کے حالات سے ظاہر ہی چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ رضی اللہ عنہ بکمال ظلم و ستم اعداسے مدینہ سے مقام ربذہ مین بھیجدیے گئے تو اُنکے پاس چند بکریان تھین اور وہی وجہ معاش اُنکی اور اُنکے عیال کی تھی قضاے الٰہی اور آفت سماوی سے وہ سب بکریان تلف ہو گئین اور اُنکی زوجہ نے بھی ربذہ مین وفات پائی اور بیٹے نے جنکا نام ذر تھا قبل اسکے انتقال کیا تھا اب خود حضرت ابوذرؓ اور ایک بیٹی اُنکی باقی تھی مگر قوت و غذا کے دستیاب نہ ہونے سے بہت تکلیف مین تھے

بیٹی حضرت ابوذرؓ کی فرماتی ہین کہ جب تین روز مجھپر اور میرے پدر بزرگوار پر گذرے کہ کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا اور بھوک نے ہم پر غلبہ کیا اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ای فرزند چلو اس صحرا کی طرف شاید قسم گیاہ سے کچھ ہاتھ آئے تاکہ اُسکو کھالین پس جب ہم صحرا مین گئے تو کوئی چیز یہان تک کہ گھانس کی قسم سے بھی وہان نہ ملی اُسوقت میرے پدر بزرگوار نے کچھ ریگ صحرا کو جمع کرکے سر اپنا اُسپر رکھا دیکھا مین نے کہ دفعۃً حالت میرے بابا کی متغیر ہوئی اور آنکھون پر کیفیت احتضار کی معلوم ہونے لگی یہ دیکھکر مین رونے لگی اور عرض کیا ای بابا مین اس صحرائے پر بلا اور عالم تنہائی اور غربت مین کیا کرونگی فرمایا ای دختر تو اس امر کا خوف نہ کر جب مین اس دنیا سے رحلت کرونگا تو ایک جماعت حاجیون کی اہل عراق سے آئیگی اور وہ لوگ متوجہ میری تجہیز و تکفین اور دفن کے ہونگے مجھے اس امر کی خبر دے گئے ہین حبیب میرے جناب رسولؐ خدا ای دختر جب مین دنیا سے گذر جاؤنگا تو عبا میرے اوپر اُڑھا دینا اور سر راہ جا بیٹھنا جب کوئی قافلہ اُدھر سے آئے تو کہنا کہ ابوذرؓ صحابی رسولؐ نے انتقال کیا ہی بیٹی ابوذرؓ کی کہتی ہین بعد اُسکے ایک جماعت اہل ربذہ کو خبر ہوئی وہ عیادت کو میرے باپ کی آئے پوچھا ای ابوذرؓ کیا بیماری ہی اور کس چیز کی شکایت ہی فرمایا ذُنُوبِی گناہون کی اپنے شکایت ہی عرض کیا اُن لوگون نے موافق دستور کے جیسا کہ مریض سے پوچھتے ہین کہ کسی چیز کو آپکا جی چاہتا ہی فرمایا رحمت خدا کا طالب ہون عرض کیا طبیب کو بلائین فرمایا اَلطَّبِیْبُ اَمْرَضَنِیْ جو طبیب تھا اُسی نے مجھے بیمار کیا درد بھی اُسی کی طرف سے ہی دوا بھی اُسی کی جانب سے ہی پس جب نظر حضرت ابوذرؓ کی ملک الموت پر پڑی فرمایا مرحبا اُس دوست کو جو ایسے وقت مجھ تک آیا کہ مجھے بہت احتیاج اُسکی طرف تھی رستگار نہ ہو وہ شخص جو تجھے دیکھکر نادم ہو پھر درگاہ خدا مین عرض کیا کہ خداوندا جلد مجھے اپنے جوار رحمت مین پہونچا قسم ہی تیرے حق کی اور تو خوب جانتا ہی کہ مین ہمیشہ خواہان و مشتاق تیری ملاقات کا تھا اور کبھی مجھے موت سے کراہت نہ تھی دختر ابوذرؓ فرماتی ہین کہ جب میرے بابا نے عالم قدس کی طرف رحلت فرمائی

تو مین نے عبا اُنکے سر پر اُڑھائی اور سر راہ قافلہ کے جا بیٹھی ناگاہ ایک جماعت کا اُس طرف سے گذر ہوا اُن سے مین نے کہا ای گروہ اسلام ابوذرؓ مصاحب رسول خدا نے انتقال کیا ہی یہ سنتے ہی وہ لوگ اپنی سواریون سے اُتر پڑے اور حالت بیکسی و غربت ابوذرؓ پر رونے لگے بعد اُسکے اُنھون نے میرے باپ کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا قول ہی اُس جماعت مین جناب مالکؒ اشتر بھی تھے اُنکے ساتھ کفن بہت عمدہ تھا کہ قیمت اُسکی چار ہزار درہم تھی اُسکا کفن دیا مومنین سنا آپ نے کہ جب حضرت ابوذرؓ صحابی رسول نے انتقال کیا تو اُنکی بیٹی نے عبا اُڑھادی اور قافلہ اصحاب کا جو آیا اُنکو خبر دی وفات ابوذرؓ کی تاکہ تجہیز و تکفین کرین مگر افسوس ہی غربت و تنہائی اور بیکسی پر فرزند رسول مظلوم کربلا غریب نینوی حضرت امام حسین علیہ السلام کی کہ اہل بیت کو اُس جناب کے اتنی مہلت کہان تھی جو چادر لاش اقدس پر اُڑھاتے جس طرح میت کو اُڑھاتے ہین آہ اُنکو تو بمجرد شہادت اُس مظلوم کے اعدا نے اسباب لوٹ لیا اور مقنع و چادرین تک چھین لین اور خیمون مین آگ لگادی اور لاش مجروح پر عوض مین چادر اُڑھانے اور کفن دینے کے لباس جسم اقدس سے اُتار لیا افسوس ہزار افسوس کسی قافلہ اہل اسلام کا گذر بھی اُسوقت صحرائے کربلا کی طرف نہ ہوا کہ اہل بیت اُن سے فرماتے کہ فرزند رسولخدا نے اس صحرا مین انتقال کیا ہی تجہیز و تکفین اُن حضرت کی کرو

وَتُتْرَكُ فِیْ حَرِّ الْهَجِیْرِ عَلَى الثَّرٰی		ثَلٰثَ لَیَالٍ لَا تُغَیَّبُ فِیْ لَحْدِهَا

افسوس ہی کہ لاش اُس مظلوم کی اور اُسکے اقربا اور اصحاب کی تین دن تک ریگ گرم کربلا پر پڑی رہی اور کسی نے تدبیر دفن کی نہ کی البتہ لاش اقدس کو بعد تین روز کے کچھ اہل قریہ بنی اسد نے دفن کیا جیسا کہ حجت خدا اپنے جد مظلوم کی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَهٗ اَهْلُ الْقُرٰی سلام ہو اُس شہید راہ خدا پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ سلام ہو اُن سروں

[illegible]

مقدس پر جو بدن ہاے انور سے جدا کیے گئے سلام ہو اُن شہداے راہ خدا پر جو بے کفن کے دفن ہوے افسوس ہی حال پر سر اقدس مظلوم کربلا کے کہ وہ بدن اطہر کے ساتھ دفن بھی نہ ہوا بلکہ نیزہ پر رکھا گیا اور طرف کوفہ و شام کے ساتھ اہلبیت رسالت کے روانہ کیا گیا اور وہ سر انور کبھی درخت پر لٹکایا گیا کبھی تنور خانہ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی دروازہ پر نصب کیا گیا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ لعین لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا یہ دیکھ کر ابو برزہ اسلمی بیتاب ہوے اور کہا واے ہو تجھ پر ای یزید تو چھڑی لگاتا ہی دندان انور پر امام حسینؑ کے مین شہادت دیتا ہون مین نے مکرر جناب رسول خدا کو دیکھا ہی کہ انکے اور انکے بھائی کے دندان انور کو چوستے تھے اور فرماتے تھے تم دونون سردار ہو جوانان اہل جنت کے یہ سنکر یزید غضبناک ہوا اور اُسکو بُرا کہا اور دربار سے نکلوا دیا بعد اسکے اہل حرم اور سید سجاد کو قید خانہ مین بھیج دیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

مجلس سوم فضائل صحابہ کبار و شیعیان دولت فاسلمان فارسی و غسل و کفن و دفن النبان و بید امام حسین و حال سر انور بحضرت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ حق سبحانہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر در آنحالیکہ راضی و مرضی ہی پس داخل ہو تو زمرۂ بندگان خاص مین میرے اور داخل ہو میری جنت مین اور تفسیر توضیح المجید مین منقول ہی کہ داؤد بن فرقد نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو مومن سورۂ فجر کو نماز ون مین پڑھے اور قرات کرے تو حشر اُسکا بروز قیامت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ یہ سورہ خاص اُنکی شان مین نازل ہوا ہی اور نفس مطمئنہ اُنکے نفس قدسیہ سے خطاب ہی اور روایت مین وارد ہی کہ جب مومن قریب بمرگ ہوتا ہی تو حق سبحانہ تعالی دو ملک بھیجتا ہی جو جنت سے تحفہ لیکر آتے ہین اور وہ کہتے ہین اے نفس مطمئنہ باہر آ راضی و مرضی ساتھ روح و ریحان کے

اور ہو جا خوشبو دار مشک کی خوشبو سے بہتر پس ملائکہ قابض ارواح اُسکو لیکر جاتے ہین جب اُس خوشبو کو ملائکۂ آسمان سونگھتے ہین تو آپس مین کہتے ہین کہ روح مومن کو لاتے ہین دروازے کھول دو اور اُس پر صلوات بھیجو اور اُسکو عرش الہی کے پاس لیجاؤ پس جس وقت ملائکۂ قابض ارواح اُسکو لیکر اُس جگہ پہونچتے ہین تو سجدہ کرتے ہین اور درگاہ خدا مین عرض کرتے ہین بار الہا تو عالم و دانا ہی یہ بندہ تیرا موحد ہوا اور ہمیشہ تیری عبادت کی اور تیرا شریک نہین گردانا اُسوقت دریاے رحمت الہی جوش مین آتا ہی اور جانب خدا سے میکائیل کو حکم ہوتا ہی کہ اس روح مومن کو نزدیک ارواح مومنین کے لیجاؤ اور قبر اسکی طول و عرض مین ستر گز کشادہ کرو اور روح و ریحان جنت سے خوشبو دار کرو پس وہ مومن قبر مین ایسا سوئیگا جیسا کہ تازہ داماد فرش نفیس پر براحت و آرام سوتا ہی اور جب اپنے فرش خواب سے اُٹھیگا تو مانند اُس شخص کے ہوگا جو خوب نیند بھر کے سو چکا ہو اب مقام غور ہی کہ یہ مرتبہ مومن کو کس سبب سے حاصل ہوتا ہی یہ محبت و اقرار ولایت اور پیروی حضرت امیر المومنینؑ کے طفیل سے ہی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَا عَلِیُّ اِنَّ مُحِبِّیْکَ یَفْرَحُوْنَ فِیْ ثَلٰثِ مَوَاطِنَ اور بحار الانوار وغیرہ مین جناب ام سلمہؓ سے روایت کی ہی کہا اُس مخدومہ نے فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ یا علیؑ محب اور دوست تمھارے تین مقامون مین فرحناک ہونگے عِنْدَ خُرُوْجِ اَنْفُسِھِمْ وَاَنْتَ ھُنَاکَ تَشْھَدُھُمْ وَعِنْدَ الْمَسْاَلَۃِ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنْتَ ھُنَاکَ تُلَقِّنُھُمْ وَعِنْدَ الْعَرْضِ عَلَی اللّٰہِ وَاَنْتَ ھُنَاکَ تُعَرِّفُھُمْ ایک نزدیک اُنکی جانکنی کے اور تم یا علیؑ اُنکو دیکھتے ہوگے اور موجود ہوگے دوسرے نزدیک سوال و جواب کے اُنکی قبرون مین اور تم اُسوقت اُنکو عقائد حقہ تلقین کرتے ہوگے تیسرے نزدیک اُنکے عرض اعمال کے درگاہ خدا مین اور تم اُسوقت اُنکو شناخت کروگے واقعی محبت و دوستی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عمدہ حسنہ ہی جو ہر عقبہ مین کام آئیگی اور اُن حضرت کی ولایت پر ثابت رہنا دیندارون کا کام ہی یہ سہل و آسان نہین ہی دنیا محل امتحان ہی

Presented by www.ziaraat.com

جیساکہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ احادیث واخبار کتب فریقین سے مستفاد ہوتا ہی کہ بعد حضرت علی مرتضیٰ اور اُنکی اولاد علیہم السلام کے درمیان اصحاب رسوؐل کے کوئی شخص جلالت قدر اور رفعت شان مین جناب سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندی اور عمار بنؓ یاسر کے برابر نہین تھا اور احادیث مین وارد ہی کہ اکثر صحابہ بعد رحلت جناب رسوؐلخدا کے منحرف ہوے اور دین سے برگشتہ ہوے اور چند صحابہ نے بعد انتقال جناب رسوؐلخدا کے بیعت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کی اور باقی سب کے سب پھر گئے اور ثروت چندروزہ پر مغرور ہوکے اہل بیتؑ رسالت کے حقوق غصب کیے اور اُن پر دست ظلم وستم دراز کیا اور درپئے اذیت وآزار ہوے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ محبت ودوستی اُن مومنین کی واجب ولازم ہی جو بعد وفات جناب رسول خداؐ کے اپنے دین وایمان پر ثابت رہے اور تغیر وتبدل اپنے امام بحق اور احکام دین کا نہ کیا مانند جناب سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبداللہ انصاری اور حذیفہ بن یمانی اور ابوہیثم بن تیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابوسعید خدری وغیرہ رضی اللہ عنہم کے جو مثل ونظیر انکے تھے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا بروز قیامت جانب خدا سے منادی ندا کریگا کہان ہین حواری اور مخلصان محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جو طریقہ پر اُنکے مستقیم تھے اور عہد وپیمان اُنکا نہ توڑا اور ثابت قدم رہے پس جناب سلماؓن فارسی اور ابوذر غفاریؓ اور مقدادؓ بن اسود کندیؓ کھڑے ہو نگے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسوؐل خدا نے فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی نے چار شخصون کی دوستی ومحبت کا حکم کیا ہی یہ سنکر اصحاب نے عرض کیا یا رسوؐل اللہ وہ کون ہین فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ اور مقدادؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسوؐل خدا نے بہشت مشتاق ہی طرف تمھارے اے علیؑ اور طرف عمارؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ کے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایمان دس

پایہ رکھتا ہی مانند اُس زینہ کے جس پر سے اوپر چڑھتے ہین سلمانؓ دسوین پایہ مین اور ابوذرؓ نوین پایہ مین اور مقدادؓ آٹھوین پایہ مین ہین اور جناب رسوؐل خدا نے حضرت سلمانؓ کے بارہ مین فرمایا ہی سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ سلمان ہم اہل بیت مین سے ہین اور یہ سب اصحاب بڑے متقی اور عابد وزاہد اور شیعۂ خاص حضرت علی مرتضیٰؑ کے تھے پس حضرات تذکرۂ حالات ان بزرگوارون کا اور یاد کرنا اُنکے مصائب کا متضمن بہت سے فوائد کا ہی منجملہ اُنکے یہ سبب ہی کہ بے اعتباری دنیا اور باطل ہونا اہل دنیا کا بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور نیکون کے اطوار وکردار کی طرف رغبت ہوتی ہی کیونکہ اگر اہل حق دنیا مین مظلوم ومغلوب ہون تو وہ اُس پر راضی رہے ہین اور معلوم ہو جائے کہ دیندار اخیار ابرار دنیا مین ہمیشہ امتحان کیے جاتے ہین اور دنیا مومن کے لیے قیدخانہ ہی جہان طرح طرح کے رنج وغم اور مصائب درپیش ہوتے ہین اور دنیا ایسی بدجگہ اور فانی ہی جہان نافرمانی خدا ہوتی ہی پس جو مومن صبر وتحمل کرے اور چندروزہ زندگی دنیا کو طاعت خدا اور رسوؐل اور امام بحق مین بسر کرے اور اس نعمت کا شکر کرے تو آخرت مین اُسکے لیے ہمیشہ آرام وراحت ہی یہی وجہ ہی کہ مومنین کاملین دنیاے فانی کو بنظر حقارت دیکھتے ہین اور موت سے نہین ڈرتے ہین اور خواہان لقاے رحمت الہی رہتے ہین جیساکہ اصبغ بن نباتہ کہتے ہین جسکا حاصل یہ ہی کہ جناب سلمان فارسیؓ جو حاکم مدائن تھے ایک مرتبہ بہت علیل ہوے اور مجھ سے کہا کہ جناب رسوؐلخدا نے مجھ سے فرمایا تھا جب وقت وفات تمھارا قریب ہوگا تو مردہ تم سے کلام کریگا اور مین چاہتا ہون کہ اپنا زمانۂ وفات معلوم کرون تم مجھے گورستان مین لیچلو پس مین اُنکو لے گیا اور اُنھون نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ سلام ہو تم پر اے اہل قبور اور واسطہ خدا ورسوؐل کا کہ تم مجھ سے کلام کرو پس ایک میت نے جواب سلام دیا جناب سلمانؓ نے اُس سے

[illegible]

پوچھا تم اہل بہشت سے ہو یا دوزخ سے اپنی جانکنی کا حال بیان کرو اُسنے کہا مین اہل بہشت سے ہون اور تمام حال جانکنی کا بیان کیا یعنی رگ وپی کا قطع ہونا بدن کا پارہ پارہ ہونا اور تلخی موت کی چکھنا اور ملک الموت کا آنا اور اُسکے اشارہ سے بصارت وسماعت کا جاتا رہنا اور زبان کا بند ہونا اور روح کا نکلنا اور غسل وکفن اور اپنے دفن کا حال اور سوال وجواب نکیرین وغیرہ بیان کیا پس جب وہ مردہ خاموش ہوا تو وہان سے مین جناب سلمان فارسیؓ کو اُنکی اجازت سے گھر مین واپس لایا اور بستر پر لٹا دیا اُسوقت اُنھون نے رخ طرف آسمان کے کر کے ایک دعا پڑھی اور غریق رحمت الٰہی ہوے اور زاذان کندی کہتے ہین کہ مین خدمت مین حضرت سلمانؓ فارسیؓ کی سرھانے اُنکے حاضر تھا جب وقت اُنکے انتقال کا قریب پہونچا تو مین نے کہا اے سلمانؓ آپ کے غسل اور کفن ودفن کا متکفل کون ہوگا فرمایا وہ بزرگوار جس نے جناب رسول مختار کو غسل وکفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا یہ سنکر مین نے کہا جناب رسولؐ خدا کو امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے غسل دیا تھا وہ جناب مدینہ مین ہین اور آپ مدائن مین اسقدر فاصلہ ہی یہ امر کیونکر ظہور مین آئیگا حضرت سلمانؓ نے فرمایا جب روح میری مفارقت کرنے لگے اُسوقت تم مجھے روبقبلہ کرتے ہوگے اور چادر مجھپر اُڑھاتے ہوگے کہ اسی اثنا مین وہ جناب تشریف فرما ہونگے پس اُن حضرت کو سلام کرنا اور جو کچھ فرمائین اُسپر عمل کرنا پس جب سلمان فارسیؓ ملحق برحمت الٰہی ہوے تو مین نے اُنپر چادر اُڑھائی ناگاہ دیکھا مین نے کہ مظہر العجائب مظہر الغرائب مطلوب کل طالب حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام تشریف فرما ہوے مین نے سلام کیا بعد اسکے مین نے دیکھا اُن حضرت نے گوشۂ چادر کو سلمانؓ کے منھ سے اُٹھا اُسوقت سلمانؓ متبسم ہوے حضرت نے فرمایا مرحبا اے ابو عبداللہ اِذَا لَقِيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقُلْ مَا رَأَيْتَ مِنْ اَصْحَابِهٖ جب تم خدمت مین

[illegible]

جناب رسولؐ خدا کی شرف ہونا تو عرض کرنا جو کچھ کہ اُن حضرت کے اصحاب نے بعد اُن کے مجھ سے سلوک کیا ہو یہ فرما کر منھ اُنکا ڈھانپ دیا اور متوجہ غسل وکفن اور نماز جنازہ ہوئے اور اُنکو دفن کر کے نماز ظہر مدینۂ منورہ مین پڑھی آور ایک راوی کہتا ہی جب جناب امیر المومنین نے سلمانؓ فارسی کے جنازہ پر نماز پڑھی تو دیکھا مین نے کہ دو مرد جلیل القدر تشریف لائے اور حضرت تکبیر بلند کہتے تھے جب مین نے سبب اُسکا پوچھا تو فرمایا یہ جو دو شخص نماز مین آ کر شریک ہوے تھے یہ خضر پیغمبر اور بھائی میرے جعفرؑ طیار تھے اور ہر ایک بزرگوار کے ہمراہ سات سات صفین ملائکہ کی تھین اور ہر صف مین ہزار ہزار فرشتے تھے اُن سب نے جنازۂ سلمانؓ پر نماز پڑھی آور منقول ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے سلمان فارسی کے کفن پر یہ رباعی تحریر فرمائی تھی نظم

وَفَدْتُ عَلَى الْكَرِيْمِ بِغَيْرِ زَادٍ	مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيْمِ
وَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ كُلِّ شَيْءٍ	اِذَا كَانَ الْوُفُوْدُ عَلَى الْكَرِيْمِ

جسکا حاصل یہ ہی کہ بارگاہ خدا مین اگرچہ مین بدون زاد وتوشہ کے وارد ہوا لیکن ایسے مقام پر زاد کا ہمراہ نہ ہونا مضر نہین ہی اس لیے کہ میزبان کریم کی مہمانی مین زاد کا ہمراہ لینا معیوب ہی واقعی جب ایسا مہمان بندۂ مومن بے سروسامان میزبان کریم کی درگاہ مین پہونچے تو کریم کا مقتضا تو کرم ہی جب وہ کرم فرمائے تو اب اُس بندۂ مومن کی کیا حالت ہوگی پس مومن کو لازم ہی کہ اپنے خالق سے حسن ظن رکھے کہ باعث نجات ہی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہی سلمان فارسیؓ کا کہ حضرت امیر المومنینؑ نے غسل وکفن دیا اور کفن پر یہ رباعی لکھی اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیا آہ اب کیا حاجت بیان ہی کہان تھے امیر المومنینؑ بروز عاشورا جب صحرائے کربلا مین لاش بے سر اُسکے پارہ پارہ جگر امام حسینؑ کی زخمون سے چور چور خاک وخون مین آلودہ ریگ گرم پر پڑی تھی جنکے بدن اطہر پر بنا بر روایت مشہورہ کے ایک ہزار نوسو پچاس زخم لگے تھے ہائے افسوس کوئی اُس لاش انور کو چادر اُڑھانے والا نہ تھا بلکہ عوض اسکے اشقیائے کوفہ نے

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

لباس لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتہ لیگیا کسی نے رداء اُتار لی آہ ایک لعین نے انگشت اطہر مع انگشتری کے جدا کی اور جمّال ملعون نے ایک کمر بند کے لیے دونون ہاتھ جدا کیے افسوس اعدا نے بکمال عداوت بعد شہادت کے لاش اقدس سے بے ادبی کی اور بکفن ودفن چھوڑ کر چلے گئے اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے بھی نہ ہوا اور سر انور نیزہ پر رکھ کر بازار کوفہ وشام مین پھرایا اور ہوا سے ریش انور کو داہنے بائین حرکت ہوتی تھی آخر سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا اور وہ اشقیا دیکھ کر مسرور ہوکر لب، ودندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

أَيْنَ الرَّسُوْلُ وَلَوْكَانَ يَرْشِفُهُ ۔۔۔ يَدُ ثُمَّةَ بِقَضِيْبٍ كَفٌّ مَحْمُوْرٍ

کہان ہین جناب رسولؐ خدا تاکہ دیکھین اُن لب و دندان انور کو جنکو چوستے تھے افسوس اُنپر ایک ظالم شرابخوار چھڑی لگاتا تھا آہ اس مصیبت کو معصوم بھی زیارت مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی

أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

مجلس چہارم جو بجہ قتل کردن مومنین او عذاب آن وقتل شدن قنبرؓ و نجات یافتن سید علوی از قتل شدن و ذکر شہادت امام حسینؑ

قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اور جو شخص کہ قتل کرے کسی مومن کو عمدًا تو سزا اُسکی جہنم ہے اور وہ قاتل ہمیشہ دوزخ مین رہنے والا ہے اور خدا کا اُس پر غضب ہوا اور اُسکو خدا نے نفرین کی اور اُسکے لیے عذاب عظیم کو مہیا کیا ہے واقعی کسی مومن کا بیجرم و خطا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے جسکا وعید عذاب خداوند عالم نے فرمائی ہے پس جو شخص کسی مومن کو عمدًا ناحق قتل کرے تو قاتل اُسکا ابد الآباد دوزخ مین ساکن رہیگا اور روحی قدیم مین آیا ہے کہ جو شخص کسی کو دنیا مین ناحق قتل کرے تو وہ مقتول اپنے

قاتل کو بروز قیامت لاکھ مرتبہ قتل کریگا مانند اُسکے جس طرح کہ وہ دنیا مین قتل کیا گیا ہے آپ تصور کیجیے کیا حال ہوگا اُن اشقیا کا جو سادات و مومنین کو ناحق قتل کرتے تھے اور غضب خالق کو خوشنودی مخلوق کے لیے مول لیتے تھے مقام غور ہے کہ کیسی عداوت تھی اشقیائے امت کو حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ اُنکی اولاد و محب اور دوستون کا خون گرانا ثواب جانتے تھے چنانچہ شیخ مفید علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن حجاج بن یوسف نے کہا اگر ابو تراب کے اصحاب سے کسی کو پاؤن تو اُسکے خون سے تقرب بخدا حاصل کرونگا پس اُس شقی کے ملازمون نے کہا قنبرؓ سے زیادہ تو کوئی مقرب اُنکا نہین ہے یہ سن کر فورًا اُس شقی نے قنبرؓ کو طلب کیا اور کہنے لگا تم بندہ علیؑ ہو قنبرؓ نے کہا مین بندۂ خدا ہون اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے آقا و ولی نعمت تھے حجاج نے کہا اُنکے دین سے بیزاری کر قنبرؓ نے کہا اُنکے دین سے بہتر دین کا مجھ کو پتا دے تو مین ایسا کرونگا یہ سن کر حجاج برہم ہوا اور کہا مین تجھے ضرور قتل کردونگا جس طرح اپنا قتل ہونا تجھے پسند ہو بیان کر قنبرؓ نے کہا مین نے اس امر مین تجھے اختیار دیا حجاج نے کہا تجھے کیون اختیار دیتے ہو قنبرؓ نے جواب دیا جس طرح تو مجھے قتل کریگا اُسی طرح تو بھی بروز قیامت قتل کیا جائیگا پس جس طرح تجھے اپنا قتل ہونا پسند ہو ویسا کر ای حجاج مجھے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ سر میرا مثل گوسفند کے جدا کیا جائیگا اور ہرگز خلاف اسکے نہوگا پس حجاج لعین نے اُس مومن و دیندار کو اسی طرح قتل کیا اور سر اُنکا تلوار سے جدا کیا اور وہ ملحق برحمت الٰہی ہوے اور لاش اُنکی پڑی رہی اور چند مومنین نے شب کو غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھ کے بیرون بغداد دفن کیا وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ دَعَانِي الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ فِيْ يَوْمِ عِيْدِ الْاَضْحٰى فَقَالَ اَيُّهَا الشَّيْخُ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا يَوْمُ الْاَضْحٰى منتخب اور مطالب السئول وغیرہ مین عامر بن شراحیل شعبی[1] سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

[1] نام قبیلہ است ۱۲ ق

Presented by www.ziaraat.com

ایک مرتبہ مجھے حجاج بن یوسف ثقفی نے بروز عید قربان اپنے پاس طلب کیا پس مجھ سے پوچھا ای شیخ آج کون سا دن ہو مین نے کہا آج عید قربان ہو قَالَ فَبِمَا يَتَقَرَّبُ النَّاسُ فِيهِ وَفِي مِثْلِهِ فَقُلْتُ بِالْاُضْحِيَةِ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى یہ سن کر کہا کس چیز سے لوگ آج کے دن اور مثل اس دن کے تقرب بخدا چاہتے ہین مین نے کہا آج کے دن قربانی کرنا اور مساکین کو بطور صدقہ کے دینا بہتر ہو اور افعال خیر اور تقوی کو بجالانا چاہیے فَقَالَ لِي اِعْلَمْ اَنِّي قَدْ عَزَمْتُ اَنْ اُضَحِّيَ الْيَوْمَ بِرَجُلٍ حُسَيْنِيٍّ اُسنے مجھ سے کہا آگاہ ہو میرا ارادہ ہو کہ آج ایک سید حسینی کو قربانی کرون تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُخَاطِبُنِي اِذْ سَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتَ سِلْسِلَةٍ وَحَدِيْدٍ فَخَشِيْتُ اَنْ اَلْتَفِتَ فَيَسْتَخِفَّنِي وَاِذَا قَدْ مُثِّلَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ عَلَوِيٌّ وَفِي عُنُقِهِ سِلْسِلَةٌ وَفِي رِجْلَيْهِ قَيْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ راوی کہتا ہو کہ وہ لعین مجھ سے یہ کلام کر رہا تھا ناگاہ میرے پس پشت سے آواز زنجیرون کی آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص طوق و زنجیرون مین جکڑا ہوا آتا ہو اُس وقت مین بسبب اُسکے خوف کے اُس اسیر کی طرف متوجہ نہ ہوسکا کیونکہ اگر مین دیکھتا تو وہ مجھے ذلیل کرتا اور اذیت پہونچاتا یکایک ایک سید علوی کو سامنے اُس شقی کے کھڑا کیا اس طرح سے کہ گلے مین زنجیر آہنی بندھی تھی اور دونون پائون مین بیڑی تھی اور نہایت ناتوان تھا اور چہرہ اُسکا زرد تھا آہ اس مقام پر یاد آگیا حال بیمار کربلا اسیر رنج و بلا امام زین العابدین علیہ السلام کا کہ بعد شہادت اُنکے پدر مظلوم کے کوفیون نے اسیر و مقید کرکے طوق و زنجیرون مین جکڑا اور کوفہ کی طرف لیگئے اور اسی طرح دربار ابن زیاد لعین مین لائے اور سامنے اُسکے ٹھہرایا اور اُس شقی نے کلمات طعن کے کہے جب اُن حضرت نے جواب دیا تو اُسنے حکم قتل کا دیا مگر حافظ حقیقی نے اُس جناب کو اُسکے شر سے محفوظ رکھا تاکہ نسل آل رسول سے زمانہ خالی نہ ہو لیکن فرق یہان پر یہ ہو کہ اُس سید علوی کے ناموس سے کوئی ہمراہ نہ تھا بلکہ تنہا تھا جو مصیبت گذری اپنے نفس پر گذری مگر افسوس ہو حال پر امام زین العابدینؑ کے کہ ساتھ اُن حضرت کے عورات

ستم رسیدہ اسیر و مقید تھین اور مجمع عام مین موجود تھین فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ اَلَسْتَ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ اَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَا قُلْتُ وَلَا اَقُوْلُ الغرض حجاج نے اُس سید علوی سے کہا کیا تو فلان سید فلان سید کا بیٹا نہین ہو اُسنے کہا مین وہی سید ہون حجاج نے کہا تو ہی قائل ہو کہ حسنینؑ رسولؐ خدا کی ذریت مین سے ہین اُس سید علوی نے کہا مین نے یہ نہ کہا اور نہ کہونگا وَلٰكِنِّي اَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰهِ دَخَلَا فِي ظَهْرِهٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِهٖ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِكَ يَا حَجَّاجُ لیکن مین یہ کہتا ہون کہ حسنین علیہما السلام دونون فرزند ہین جناب رسولؐ خدا کے داخل ہوے یہ دونون پشت نبی مین اور پیدا ہوے یہ دونون صلب نبی سے ای حجاج اس امر کو مین تیرے ذلیل کرنے کے لیے بدلائل ثابت کرونگا وَكَانَ الْحَجَّاجُ مُتَّكِئًا فَاسْتَوٰى جَالِسًا وَقَدِ اشْتَدَّ غَضَبُهٗ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ حَتّٰى تَقَطَّعَتْ اَزْرَارُ بُرْدَتِهٖ فَدَعَا بِبُرْدَةٍ غَيْرِهَا فَلَبِسَهَا اُس وقت حجاج تکیہ لگائے ہوے بیٹھا تھا یہ سُن کر بیتاب ہوا اور سیدھا ہوکر بیٹھا اور ایسا غضبناک ہوا کہ اُسکی گردن کی رگین پھول گئین اور جو جامہ قیمتی پہنے تھا اُسکے تکمے ٹوٹ گئے پس دوسرا جامہ منگا کر پہنا ثُمَّ قَالَ اَلرَّجُلُ يَا وَيْلَكَ اِنْ لَمْ تَاْتِنِيْ بِدَلِيْلٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَلَدَا رَسُوْلِ اللّٰهِ دَخَلَا فِي ظَهْرِهٖ وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِهٖ لَاَقْتُلَنَّكَ اَخَسَّ قِتْلَةٍ وَاِنْ اَتَيْتَنِيْ بِدَلِيْلٍ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَعْطَيْتُكَ هٰذِهِ الْبُرْدَةَ وَخَلَّيْتُ سَبِيْلَكَ بعد اسکے حجاج لعین نے اُس سید علوی سے کہا اگر تو دلیل قرآن سے نہ لایا کہ حسنین فرزندان رسولؐ خدا ہین اور پشت مین نبیؐ کی داخل ہوے اور صلب سے اُنکے پیدا ہوے تو ضرور بری طرح سے تجھے قتل کرونگا اور اگر تو دلیل لایا اور اس دعوے کو قرآن سے ثابت کر دیا تو مین تجھے یہ جامہ قیمتی خلعت دونگا اور رہا کرونگا قَالَ وَكُنْتُ حَافِظًا لِكِتَابِ اللّٰهِ كُلِّهٖ فَلَمْ يَخْطُرْ بِقَلْبِيْ اٰيَةٌ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ فَحَزِنْتُ وَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ يَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلَيَّ ذَهَابُ هٰذَا الرَّجُلِ الْعَلَوِيِّ راوی کہتا ہو کہ مین حافظ قرآن تھا مگر مین

جو غور کیا تو کوئی آیہ میرے خیال مین نہ آیا جو اس دعوے پر دلیل ہو پس مین نہایت رنجیدہ ہوا
اور اپنے دل مین کہا قسم بخدا بہت دشوار ہی مجھپر قتل ہونا اس سید علوی کا فَابْتَدَأَ الرَّجُلُ يَقْرَأُ
الْآيَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَطَعَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ قِرَاءَتَهُ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيْدُ تَحْتَجُّ
عَلَيَّ بِآيَةِ الْمُبَاهَلَةِ پس اُس سید علوی نے بسم اللہ پڑھا اور چاہتا تھا کہ آیہ پڑھے ناگاہ
حجاج نے اُسکا کلام قطع کر کے کہا شاید تو چاہتا ہی کہ مجھپر آیۂ مباہلہ کو دلیل لاوے فَقُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ خداوند
عالم اپنے حبیب سے فرماتا ہی کہدو اہل نجران سے کہ ہم اپنی اولاد کو بلائین اور تم اپنی اولاد کو
بلاؤ اور ہم اپنی نسوان کو بلائین اور تم اپنی نسوان کو بلاؤ اور ہم اپنے نفسون کو بلائین اور تم
اپنے نفسون کو بلاؤ بعد اسکے مباہلہ کرین فَقَالَ الْعَلَوِيُّ هِيَ وَاللّٰهِ حُجَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ مُعْتَمَدَةٌ وَ
لٰكِنِّي اٰتِيْكَ بِغَيْرِهَا پس سید علوی نے کہا قسم بخدا یہ آیۂ مباہلہ دلیل محکم و مضبوط میرے دعوے
پر ہی کیونکہ خدا نے حسنین علیہما السلام کو ابناء رسول قرار دیا اور خود رسول خدا انکو بجاے
فرزندون کے میدان مین واسطے مباہلہ کے لائے لیکن مین بغیر آیۂ مباہلہ کے تیرے سامنے
دلیل لاتا ہون ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا
وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى فَسَكَتَ بعد اسکے بسم اللہ کہہ کے پڑھنا شروع کیا
جسکا حاصل یہ ہی کہ نوح کی ذریت مین ہین داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ
اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ پس اس مقام پر وہ سید علوی ساکت ہوا فَقَالَ الْحَجَّاجُ فَلِمَ
لَا قُلْتَ وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اَنَسِيْتَ وَعِيْسٰى فَقَالَ نَعَمْ صَدَقْتَ يَا حَجَّاجُ
فَبِاَيِّ شَيْءٍ دَخَلَ عِيْسٰى فِيْ صُلْبِ نُوْحٍ وَلَيْسَ لَهٗ اَبٌ پس حجاج نے کہا اے علوی تو چپ
کیون رہا اور وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ نہ کہا کیا وَعِيْسٰى سے آخر آیہ تک بھول گیا

[illegible]

اُس وقت اُس سید علوی نے کہا ہان تو سچ کہتا ہی مگر اے حجاج عیسی روح اللہ تو بے باپ کے
پیدا ہوے تھے یہ کس وجہ سے صلب نوحؑ مین داخل ہوے فَقَالَ الْحَجَّاجُ اِنَّهٗ دَخَلَ فِيْ
صُلْبِ نُوْحٍ مِنْ حَيْثُ اُمِّهٖ فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَكَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَا فِيْ صُلْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
بِاُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ یہ سن کر حجاج نے کہا کہ عیسیٰ صلب نوح مین مان کی طرف سے
داخل ہوے کیونکہ مریم بنت عمران نسل سے نوحؑ کی تھین پس سید علوی نے کہا اسی طرح حسنین
علیہما السلام بھی بوجہ اپنی والدۂ ماجدہ فاطمۂ زہرا کے داخل صلب رسول خداؐ ہوے
فَبَقِيَ الْحَجَّاجُ كَاَنَّهٗ اُلْقِمَ حَجَرًا فَقَالَ الْحَجَّاجُ مَا الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِمَامَانِ
یہ سن کر حجاج ایسا ساکت و شرمندہ ہوا کہ گویا پتھر اُسکے منھ مین دیدیا گیا تھا پس اُس بےحیا نے
سید علوی سے پوچھا کہ حسنینؑ کی امامت پر کیا دلیل ہی فَقَالَ الْعَلَوِيُّ لَقَدْ ثَبَتَ لَهُمَا الْاِمَامَةُ
بِشَهَادَةِ النَّبِيِّ فِيْ حَقِّهِمَا وَلَدَايَ هٰذَانِ اِمَامَانِ فَاضِلَانِ اِنْ قَامَا وَاِنْ قَعَدَا تَمِيْلُ
عَلَيْهِمُ الْاَعْدَاءُ فَيَسْفِكُوْنَ دَمَهُمَا وَيَسْبُوْنَ حَرِيْمَهُمَا پس اُس سید علوی نے کہا کہ حسنین
علیہما السلام کی امامت گواہی اور ارشاد جناب رسول خدا سے ثابت ہی کہ فرمایا اُن حضرت
نے اُن دونون کے بارہ مین کہ یہ دونون فرزند میرے حسنینؑ دونون امام اور پیشوا فاضل
ہین خواہ کھڑے ہون خواہ بیٹھے ہون یعنی اپنی حکومت کے طالب ہون یا خانہ نشین ہون
بہر حال یہ امام و پیشوا ہین اعدائے دین اُنپر ظلم و ستم کرینگے اور اُنکا خون بہائینگے اور اُنکے
اہل بیت کو اسیر و مقید کرینگے وَقَالَ اَيْضًا اِبْنِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ اِمَامٌ اِبْنُ الْاِمَامِ اَخُو
الْاِمَامِ اَبُو الْاَئِمَّةِ التِّسْعَةِ اور اسی طرح فرمایا جناب رسول خدا نے یہ فرزند میرا یعنی حسینؑ
خود امام ہی اور فرزند ہی امام کا اور برادر امام ہی اور باپ ہی نو امامون کا کہ سب اُنکی نسل سے
ہونگے فَقَالَ الْحَجَّاجُ يَا عَلَوِيُّ وَكَمْ عُمْرُ الْحُسَيْنِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا قَالَ سِتًّا وَخَمْسِيْنَ
سَنَةً فَقَالَ لَهٗ وَفِيْ اَيِّ يَوْمٍ قُتِلَ قَالَ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فَقَالَ لَهٗ وَمَنْ قَتَلَهٗ پس حجاج نے کہا اے علوی حسینؑ بن علیؑ کی عمر دنیا مین کتنی ہوئی تھی

Presented by www.ziaraat.com

کہا چھپن برس کا سن شریف تھا پھر اُس لعین نے پوچھا کہ حسینؑ کس دن قتل کیے گئے جواب دیا دسوین محرم کو وہ مظلوم شدت تشنگی مین کنارۂ نہر فرات پر درمیان نماز ظہر وعصر کے ذبح کیے گئے حجاج نے کہا کس نے قتل کیا یہ سُن کر وہ سید علوی رونے لگا فقال لہ یا حجاج لقد جند علیہ الجنود ابن زیاد بامر یزید فلما اصطفت العساکر لقتالہ قتلوا حماتہ وانصارہ واطفالہ وبقی فریدا وحیدا مع نسائہ وعیالہ پس سید علوی نے کہا ای حجاج ابن زیاد نے بحکم یزید کربلا مین لشکر پر لشکر بھیجے آہ جب وہ سب لشکر کو فہ صف آرا ہوا تو حضرت کے لشکر مین چند اصحاب وانصار تھے اور کچھ عزیز واقربا اور اطفال تھے کہ لڑائی شروع ہوئی یہانتک کہ وہ سب کے سب بھوکے پیاسے شہید ہوے اور وہ جناب مع اہل وعیال کے باقی رہے یستغیث فلا یغاث ویستجیر فلا یجار ویطلب جرعۃ من الماء لیطفیٔ بہا حر الظماء اور اُس حالت تنہائی اور تشنہ لبی مین وہ مظلوم استغاثہ کرتے تھے اور کوئی فریادرسی نہ کرتا تھا اور بنا براتمام حجت کے پناہ مانگتے تھے کوئی پناہ نہ دیتا تھا اور ایک جرعہ پانی کا طلب کرتے تھے تاکہ حرارت تشنگی کو بجھائین مگر کوئی پانی نہ دیتا تھا فبینما ھو واقف یستغیث الی ربہ اذ جاءہ سنان بن انس فطعنہ بسنانہ آہ اسی اثنا مین کہ وہ جناب کھڑے تھے اور درگاہ خدا مین مناجات کرتے تھے ناگاہ سنان بن انس لعین نے قریب آکر ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا ورماہ خولی اللعین بسہم مسموم فوقع فی لبتہ وسقط عن ظہر جوادہ الی الارض یخور بدمہ اور خولی ملعون نے ایک تیر زہر آلودہ مارا ہاے افسوس وہ تیر ستم گلوے مبارک پر پڑا اور خون جاری ہوا اور اُسی حالت مین گھوڑے سے مُنھ کے بھل زمین گرم پر تشریف لائے اور اپنے خون مین لوٹتے تھے فجاء الشمر اللعین فاحتز راسہ الشریف بحسامہ ورفعہ فوق قناتہ پس شمر لعین آپہونچا افسوس اُس بیرحم نے سر اقدس کو اپنی تلوار آبدار سے جدا کیا اور نیزہ پر بلند کیا ثم اقبلوا علی سلبہ فاخذ قمیصہ اسحاق الحضرمی واخذ سراویلہ ابجر بن کعب التمیمی واخذ عمامتہ اخنس بن مرثد واخذ درعہ

مالک بن نسیر الکندی واخذ نعلیہ اسود بن خالد بعد اسکے وہ اشقیا طرف لوٹنے پوشاک کے متوجہ ہوے پس کرتہ اسحاق حضرمی نے اُتار لیا اور زیر جامہ ابجر بن کعب تمیمی نے لیلیا اور عمامہ اخنس بن مرثد نے لیا اور زرہ مالک بن نسیر کندی نے اُتار لی اور نعلین اسود بن خالد نے لیلین واخذ قطیفتہ الخز قیس بن اشعث واخذ خاتمہ بجدل بن سلیم الکلبی فقطع اللعین اصبعہ مع الخاتم اور ردا جو خز کی تھی قیس بن اشعث لیگیا اور انگشتری بجدل بن سلیم کلبی نے مع انگشت اطہر کے کاٹ کر اُتار لی واحاط القوم بخیامہ ونہبوا حریمہ ونسائہ اور اُن اشقیا نے مظلوم کربلا کے خیمون کو گھیر لیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگائی اور اہل حرم اور مخدرات عالی مرتبت کو اسیر ومقید کیا فقال الحجاج ھکذا جری علیہم یا علوی قال نعم یہ سن کر حجاج نے کہا ای علوی اسی طرح سے ظلم ہوا ہی اُنپر اُسنے جواب دیا کہ ہان فقال واللہ لو لم تاتنی بھذا بالدلیل من القرآن وبصحۃ امامتہما لاخذت الذی بین عینیک ولقد نجاک اللہ تعالی بما عزمت علیہ من قتلک پس حجاج نے کہا قسم بخدا اگر تو حسنینؑ کی امامت اور فرزند رسول ہونے کی دلیل قرآن سے ثابت نہ کرتا تو مین تیری آنکھین نکال لیتا اور تحقیق کہ تجھے خدا نے نجات دی اُس چیز سے جسکا مین نے ارادہ کیا تھا تیرے قتل کرنے سے ولکن خذ ھذہ البردۃ لا بارک اللہ لک فیہا فاخذھا العلوی وھو یقول ھذا من عطاء اللہ وفضلہ لا من عطائک یا حجاج فبکی وجعل یقول لیکن اب مین نے رہا کیا لے اس جامہ کو جسکا مین نے وعدہ کیا تھا خدا تجھے یہ لباس مبارک نہ کرے پس اُس سید علوی نے اُسکے ہاتھ سے وہ جامہ لیلیا اور کہا یہ خدا نے اپنے فضل وکرم سے عطا کیا ای حجاج یہ تیری عطا سے نہین ہی پس وہ سید علوی روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا ؎

صلی الالہ ومن یحف بعرشہ	والطیبون علی النبی التاجیہ

خدا اور حاملان عرش الٰہی اور ارواح مقدسۂ انبیاء واوصیا صلوات بھیجتے ہین رسول خدا ہادی خلق پر

Presented by www.ziaraat.com

وَعَلٰی قَرَابَتِہِ الَّذِیْنَ تَہَضَّمُوْا	بِالنَّائِبَاتِ وَکُلِّ خَطْبٍ فَادِحٖ

اور سلام بھیجتے ہین اُس جناب کی آلؑ پر کہ جن بزرگوارون نے دنیا کے مصائب کو گوارا کیا اور
ہمیشہ مبتلا بہ بلا رہے اور صبر کیا اور راضی بہ رضا رہے ؎

طَلَبُوْا الْحُقُوْقَ فَاُبْعِدُوْا عَنْ دَارِھِمْ	وَعَوٰی عَلَیْھِمْ کُلُّ کَلْبٍ نَابِحٖ

آہ جب اُن بزرگوارون نے حق اپنا طلب کیا تو اپنے وطن اور گھر سے بظلم وستم نکالے گئے اور عالم غربت مین اُنکو دیکھکر اعدا مثل کلاب کے اُنپر حملہ کرتے تھے اور اذیت وتکلیف پہونچاتے تھے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس پنجم فضیلت صحبت عالم دین وطالب العلم وشہادت شاہزادہ علی اکبرؑ ومصائب آل رسولؐ وسیدین سرّ زوار امام حسینؑ بہ سبار بیہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَقْعُدُ سَاعَۃً عِنْدَ الْعَالِمِ اِلَّا نَادَاہُ رَبُّہٗ جَلَسْتَ عِنْدَ حَبِیْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُسْکِنَنَّکَ الْجَنَّۃَ مَعَہٗ وَلَا اُبَالِیْ بحار الانوار وغیرہ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن ایک ساعت عالم کے پاس بیٹھے تو جانب پروردگار سے ندا آتی ہی کہ تو ہمارے حبیب کے پاس بیٹھا قسم ہی مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ تجھ کو ساکن جنت کرونگا ساتھ اُسکے اور کچھ پروا نہ کرونگا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ یَسْمَعُ وَیَکْتُبُ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ اور ابوذر غفاریؓ سے منقول ہی وہ کہتے ہین فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم بعوض ہر قدم کے لکھیگا ثواب ایک نبی کا انبیا سے اور اُسکو بعوض ایک بات کے جو سنے یا لکھے ایک شہر جنت مین عطا فرمائیگا اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک مسئلہ دریافت کرنا عالم سے واسطے عمل کے افضل وبہتر ہی بارہ ہزار ختم قرآن سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ

اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَاَحَبَّہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاَحَبَّہُ النَّبِیُّوْنَ وَلَا یُحِبُّ الْعِلْمَ اِلَّا السَّعِیْدُ فَطُوْبٰی لِطَالِبِ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور طالب علم دین کا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند عالم اور ملائکہ اور انبیا اُسکو دوست رکھتے ہین اور علم دین کو دوست نہین رکھتا ہی مگر سعادتمند پس خوشا بحال طالب العلم کا بروز قیامت وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ یَلْتَمِسُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ ثَوَابَ شَہِیْدٍ مِنْ شُہَدَآءِ بَدْرٍ اور جو مومن اپنے گھر سے باہر آئے واسطے حاصل کرنے ایک باب کے علم دین سے تو خداوند عالم لکھیگا واسطے اُسکے بعوض ہر قدم کے ثواب ایک شہید کا شہدائے جنگ بدر سے وَطَالِبُ الْعِلْمِ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَمَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَیُصْبِحُ وَیُمْسِیْ فِیْ رِضَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی اور طالب علم دوست خدا ہی اور جو مومن دوست رکھے علم دین کو تو واجب ہی اُسپر جنت یعنی وہ ضرور داخل جنت ہوگا اور طالب العلم صبح وشام بوجہ حاصل کرنے علم دین کے رضائے الٰہی مین بسر کرتا ہی وَلَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَشْرَبَ مِنَ الْکَوْثَرِ وَیَاْکُلَ مِنْ ثَمَرَۃِ الْجَنَّۃِ وَیَکُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ رَفِیْقَ خِضْرٍ اور طالب علم دنیا سے نہ جائیگا جب تک کہ آب کوثر نہ پیے اور میوہ جنت نہ کھائے اور وہ بہشت مین رفیق حضرت خضرؑ کا ہوگا اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ جو مومن علم دین حاصل کرنے جاتا ہی تو اُسکے پاؤن کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہین پس خوشا بحال اُن لوگون کے جو طلب علم کے لیے راہ ہائے دور ودراز قطع کرتے ہین اور خوشا بحال اُن لوگونکے جنکی موت حالت طلب علم مین واقع ہوتی ہی کیونکہ جب مومن عالم مسافرت مین انتقال کرتا ہی تو ملائکہ اُسکی غربت وبیکسی پر روتے ہین حالانکہ مومنین اُسکی جانکنی کے وقت اُسکو رو بقبلہ کرتے ہین اور حلق مین پانی یا شربت ٹپکاتے ہین تاکہ دنیا سے پیاسا نہ جائے اور بعد رحلت کے غسل وکفن دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین باوجود اسکے مسافرت وبیکسی کی وجہ سے فرشتے اُسپر روتے ہین یا اُسکی جوانی پر ترحم کرکے محزون ومغموم ہوتے ہین آپ کیا حاجت بیان ہی تصور کیجیے کیا حال ہوا ہوگا ملائکہ کا جب صحرائے کربلا عالم مسافرت وتشنہ لبی مین

اشقیاے امت نے شبیہ پیغمبر شاہزادہ علی اکبر کو تیر و نیزون سے زخمی کیا اور ایک شقی نے ضربت شمشیر سر اطہر پر ماری جسکے صدمہ سے جھک گئے اور گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے اور گھوڑا اُس شبیہ پیغمبر کو طرف لشکر اعدا کے لیگیا فَقَطَعُوْہُ بِسُیُوْفِہِمْ اِرْبًا اِرْبًا پس اُن اشقیا نے اپنی تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گھوڑے سے طرف زمین کے جھکے اسی اثنا مین پکارے یَا اَبَتَاہُ اَدْرِکْنِیْ اے بابا میری خبر لیجیے یہ سن کر امام حسین بیتاب ہوکر طرف اپنے پارۂ جگر کے تشریف لائے دیکھا کہ وہ نور نظر خاک و خون مین آلودہ ریگ گرم پر پڑا ہو پس دل پُر درد سے صیحہ کیا اور فرمایا عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَا اے فرزند اب بعد تیرے خاک ہو اس دنیا پر آہ اُسوقت مظلوم کربلا کے پاس پانی کہان تھا جو وقت آخر اپنے فرزند نوجوان کے حلق خشک مین ٹپکاتے پس منھ پر منھ رکھکے بوسے لینے لگے اور چہرۂ انور سے خاک و خون صاف کیا اور بہ شدت روئے ؎

فریاد از غریبی و بے یاری حسینؑ	وز نالہاے دمبدم و زاری حسینؑ

الغرض سنا آپ نے مرتبہ طالب العلم کا اب تتمہ فضائل و مراتب باب مدینۂ علم کا سنیے جنکی بدولت صاحبان علم اور طالبان علم کو یہ مرتبہ حاصل ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَلْفَ بَابٍ مِّنَ الْعِلْمِ فَفُتِحَ لِیْ مِنْ کُلِّ بَابٍ اَلْفُ بَابٍ چنانچہ کتاب روضہ مین ابن عباس سے منقول ہو وہ کہتے ہین فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجھے ہزار باب علم سے ایسے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب علم کے میرے لیے مفتوح اور کشادہ ہوے وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَقَنَنِیْ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْفَ کَلِمَۃٍ فَفُتِحَ لَہٗ مِنْ کُلِّ کَلِمَۃٍ اَلْفُ کَلِمَۃٍ اور رزین الفتی وغیرہ مین یون منقول ہو کہ جناب رسول خدا نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائے ہزار کلمے کہ ہر کلمے سے اُنکے لیے ہزار کلمے اور مفتوح ہوے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ

وَعَلِیٌّ بَابُہَا اور فرمایا جناب رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علی ابن ابی طالب دروازہ اسکے ہین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِہٖ اور فرمایا جناب رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علی بن ابی طالب دروازہ اُسکے ہین پس جس کسی کو علم چاہیے تو وہ دروازہ سے آئے تو تمین ان احادیث مسلمۂ فریقین سے ثابت ہو کہ واسطے دریافت کرنے علم دین کے حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی طرف رجوع لازم ہو اس لیے کہ وہ جناب اعلم و افضل ہین بعد جناب رسول خدا کے اور احق ہین تمامی امت سے اور عمدہ احتیاج طرف امام کے تحصیل علم دین ہو پس سوا اُن حضرت کے اور کسی کو امام اور مرجع علم دین کا قرار دینا کوئی دانا پسند نہ کریگا جیسا کہ اشقیاے امت نے بعد جناب رسول خدا کے کیا کہ عوض طلب علم اور ہدایت کے اُس باب مدینۂ علم اور ہادی خلق پر کیا کیا ظلم و ستم کیے اور جہلا کی طرف رجوع کرکے اُنکی ترغیب سے درپے اذیت و آزار ہوے یہان تک کہ دروازہ اُنکا جلا کر نامحرم داخل حرم سرا ہوے اور ریسمان ستم گلوے انور مین ڈال کر باہر لائے اور مدت سلطنت ثلاثہ مین طرح طرح کے مصائب مین مبتلا رہے بلکہ ہر لحظہ مصیبت تازہ درپیش ہوتی تھی یہان تک کہ بعہد خلافت ظاہری طرف کوفہ کے ہجرت کرنی پڑی اور خلافت ظاہری پانچ برس مین بھی اعدا نے چین لینے نہ دیا کبھی جنگ جمل درپیش ہوئی کبھی جنگ صفین و نہروان مین مشغول جہاد رہے آہ آخر ابن ملجم لعین نے مسجد کوفہ مین بحالت روزہ و نماز ضربت شمشیر زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور بعد شہادت کے روح اقدس کو اُن حضرت کے غم مین اُنکے فرزندون کے اعدا نے بیچین کر دیا افسوس امام حسن کو زہر دغا سے شہید کیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسول خدا مین دفن ہونے دیا اور امام حسین کو کوفیون نے مہمان بلا کر صحراے کربلا مین مع اصحاب و اقربا اور اولاد اور بچۂ شیر خوار کے بحکم ابن زیاد و یزید لعین پیاسا بمکر و دغا شہید کیا اور اسباب لوٹ لیا اور خیمون مین آگ لگائی آہ جناب حسنین علیہما السلام کی مخدرات کو مع سرہاے شہدا کے

Presented by www.ziaraat.com

شہر بشہر پھرایا جیسا کہ حجت خدا زیارت ناحیہ مقدسہ میں فرماتے ہیں یُسَاقُوْنَ کَالْاِمَاءِ
الْمُسْبِیَّاتِ فِی الْبَرَارِیْ وَالْفَلَوَاتِ افسوس اُن ستم رسیدوں کو مثل کنیزوں کے اسیر و مقید کر کے
اعدا جنگلوں اور صحراؤں میں لیے پھرے تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمْ حَرُّ الْھَاجِرَاتِ آہ اُنکے منھ دوپہر
کی دھوپ تیزی آ... سے جلتے تھے اَیْدِیْھِمْ مَغْلُوْلَۃٌ اِلَی الْاَعْنَاقِ ہاتھ اُن کے
گردنوں سے باندھے تھے یُطَافُ بِھِمْ فِی الْاَسْوَاقِ اسی طرح بازاروں میں پھراتے تھے
آہ آخر کار اُن ستم رسیدوں کو دربار یزید لعین میں لائے اُسوقت شمر لعین سر اقدس امام حسینؑ کا
لیکر سامنے ... آیا اور بطور ہدیہ پیش کیا اور طالب انعام ہوا اور بہ فخر کہنے لگا

اِمْلَأْ رِکَابِیْ فِضَّۃً وَّذَھَبَا ۔ اِنِّیْ قَتَلْتُ مَلِکَ الْمُحَجَّبَا
قَتَلْتُ خَیْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَّاَبًا ۔ وَاَکْرَمَ الْخَلْقِ جَمِیْعًا نَسَبَا

بھر دے میرے شتر ان سواری کو نقرہ و طلا سے تحقیق کہ میں نے قتل کیا ہی بادشاہ عظیم الشان
کو اور قتل کیا بہترین خلق کو از روے ماں باپ کے اور بزرگترین مخلوقات کو از روے حسب و نسب کے

طَعَنْتُہٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی انْقَلَبَا ۔ ضَرَبْتُہٗ بِالسَّیْفِ کَانَتْ عَجَبَا

ایسا نیزہ مارا میں نے اُنکو کہ گھوڑے سے اُلٹ دیا اور ایسی تلوار لگائی کہ سب کو تعجب ہوا
پس یہ مدح شرافت امام حسینؑ کی سن کر یزید لعین غضبناک ہوا اور کہا اے شمر دور ہو خدا تیری
رکاب کو نار جہنم سے بھر دے یعنی اگر تو حسینؑ کو ایسا جانتا تھا تو پھر کیوں قتل کیا آہ بعد اسکے
یزید لعین نے لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کی جیسا کہ معصوم زیارت ناحیہ میں فرماتے
ہیں اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

مجلس ششم تا کید تحصیل علم دین و فضیلت مومن عالم و از رحلت او رخنہ شدن در اسلام و مصائب امام حسینؑ و متفرق دفن شدن آل رسول بعالم غربت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا

فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید میں
فرماتا ہی اور نہیں ممکن ہو مومنوں کو کہ وہ سب باہر چلے جاویں پس کیوں نہیں نکلتا ہی اُنکے
ہر فرقہ میں سے ایک گروہ تاکہ فہم حاصل کریں دین میں یعنی علم دین سیکھیں اور تاکہ ڈراویں
اپنی قوم کو جبکہ تحصیل علم کر کے وہ اُنکی طرف واپس آویں شاید کہ وہ خدا سے ڈریں اس
آیہ کریمہ سے ظاہر ہی کہ فقیہ ہونا واجب کفائی ہی اور اخذ کرنا ہر مسلم و مسلمہ کو مسائل دین کا
اُس فقیہ سے اصالتاً یا بواسطہ کسی عادل کے واجب عینی ہی پس جو غفلت کرے وہ عاصی ہی
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لازم کرو تم فہم حاصل کرنا دین خدا میں
ورنہ ہو جاؤ گے تم اعراب اور بادیہ نشین کیونکہ جو شخص دین خدا میں فہم حاصل نہ کریگا تو خداوند
عالم بروز قیامت اُسکی طرف نظر لطف و رحمت نہ فرمائیگا اور اُسکے کسی عمل کو پاک نہ کریگا
نہ قبول کریگا اور فرمایا اُن حضرت نے علماے دین امانت دار ہیں اور متقین قلعے ہیں اور
اوصیاے انبیا سردار ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علم کی زکوۃ یہ ہی کہ علم
دین بندگان خدا کو تعلیم کرے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ
وُزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدِمَاءِ الشُّھَدَاءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دِمَاءِ الشُّھَدَاءِ چنانچہ
بحار الانوار اور کافی میں منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جب روز قیامت
ہوگا تو اُس دن اُس روشنائی کا جس سے علما نے علم دین لکھا ہوگا وزن کیا جائیگا ساتھ خون
شہداے راہ خدا کے پس وہ مداد خون شہدا پر راجح ہوگی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما
میری امت کے مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہیں وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ علما میری امت کے
ورثہ انبیا ہیں اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا جو مومن ہمارے
شیعوں سے ہو اور ہماری شریعت کا عالم ہو اور ہمارے ضعفاے شیعہ کو تاریکی جہل سے نکال کر

Presented by www.ziaraat.com

نور علم مین لائے جو علم ہم آل رسول سے اُنکو پہونچا ہی تو وہ عالم بروز قیامت اس طرح سے آئیگا کہ ایک تاج نور کا اُسکے سر پر ہوگا اور اہل محشر کو وہ روشنی دیگا اور وہ مومن عالم ایسا نورانی حُلہ پہنے ہوگا کہ اُسکے ایک تار کی قیمت کی برابری دنیا و مافیہا نہین کرسکتی ہی پس جانب خدا سے ایک منادی ندا کریگا کہ ای بندگان خدا یہ مومن ایک عالم ہی شاگردون سے کسی بزرگوار کا آل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ سے پس جن اشخاص نے دنیا مین اُس عالم سے ہدایت پائی ہوگی اور حیرت جہالت سے باہر لایا ہو اُنکو چاہیے کہ اُسکے نور سے متمسک ہوجائین تاکہ وہ عالم اُنکو ظلمت محشر سے نکال کر طرف گلشن جنت کے لیجائے پس جن اشخاص کو اُس عالم نے کوئی امر خیر تعلیم کیا ہو یا اُنکے دل سے جہالت کو دور کیا ہو یا کسی شبہہ کو رفع کیا ہو گا اُن سب کو محشر سے طرف جنت کے ساتھ اپنے لیجائیگا اور وہ سب مراتب و منازل عالیہ پر فائز ہونگے اور وہ جناب فرماتے ہین

رَضِینَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِینَا	لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالُ
لِاَنَّ الْمَالَ یَفْنیٰ عَنْ قَرِیبٍ	وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا یَزَالُ

خداوند عالم نے جو مقدر مقرر فرمایا اُس پر ہم راضی و خوش ہین ہم کو اپنے فضل و کرم سے علم عطا فرمایا اور ہمارے اعدا کو مال دیا اس لیے کہ مال دنیا جلد فنا ہوتا ہی اور علم باقی رہتا ہی اُسکو زوال نہین ہی وہ خزانہ دل مین محفوظ ہی اور علم صرف کرنے سے زائد ہوتا ہی اور عالم کو ہر جگہ نفع بخشتا ہی وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے تین مرتبہ بار آلٰہا رحم فرما میرے خلفا پر قِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ خُلَفَاءُكَ بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون خلفا آپ کے ہین قَالَ اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَیَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ فَیُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ مِنْ بَعْدِیْ اُولٰٓئِكَ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّةِ فرمایا وہ لوگ ہین جو بعد میرے دنیا مین آئینگے اور میرے احادیث و سنت کی روایت کرینگے پس اُن احادیث کو خلق تک پہونچائینگے تو وہ لوگ جنت مین میرے رفیق ہونگے

وَقَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَاَلْفِ زَاهِدٍ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عالم افضل ہی ہزار عابد اور ہزار زاہد سے وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَالِمٌ یُنْتَفَعُ بِعِلْمِهٖ خَیْرٌ وَاَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِیْنَ اَلْفِ عَابِدٍ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ ہر آینہ وہ عالم جسکے علم دین سے بندگان خدا فائدہ مند ہون وہ ستر ہزار عابد کی عبادت سے افضل و بہتر ہی وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَالِمَ وَالْعَابِدَ اور فرمایا اُن حضرت نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا عالم و عابد کو محشور کریگا فَاِذَا وُقِفَا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قِیْلَ لِلْعَابِدِ اِنْطَلِقْ اِلَی الْجَنَّةِ وَقِیْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشَفَّعْ لِلنَّاسِ بِحُسْنِ تَادِیْبِكَ لَهُمْ جب وہ عالم اور عابد سامنے بارگاہ خدا کے کھڑے کیے جائینگے تو اُسوقت عابد سے کہا جائیگا کہ تو داخل جنت ہو اور عالم سے ارشاد ہوگا کہ تم ٹھہرو تمھاری شفاعت لوگون کے لیے قبول کی جائیگی بوجہ اُس حُسن تعلیم کے جو تم نے لوگون کو علم دین کی کی سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی عالم کا پس جب وہ دنیا سے گذرتا ہی تو اسلام مین رخنہ عظیم ہوتا ہی قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْعَالِمُ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ چنانچہ فرمایا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہ مومن عالم کا اجر و ثواب عظیم تر ہی روزہ دار نماز گذار غازی سے جو راہ خدا مین جہاد کرتا ہی وَاِذَا مَاتَ ثُلِمَ فِی الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا یَسُدُّهَا شَیْءٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور جب عالم دنیا سے رحلت کرتا ہی تو اسلام مین ایسا رخنہ ہوتا ہی کہ قیامت تک کسی چیز سے بند نہین ہوتا کیون مومنین یہ حال تو اُس عالم کی رحلت سے ہوتا ہی جو شاگردان آل رسول سے ہو جس نے اُس بحر ذخار علم و حکمت ائمہ اطہار سے بمقدار ایک قطرہ کے علم پایا تھا پس تصور کیجیے کہ کیا حال ہوا ہوگا اُن عالمان علوم ربانی اور واقفان اسرار یزدانی کی رحلت سے جو بنائے اسلام مستحکم و مضبوط کنندہ اور ناصر و حامی اور رونق دہندہ اسلام کے تھے جن حضرات نے واسطے بقائے دین اسلام کے تکالیف دنیا کو گوارا کیا اور بندگان خدا کو ہدایت فرمائی اور وعظ و نصیحت سے دست بردار نہ ہوے یہان تک

Presented by www.ziaraat.com

کہ راہ خدا مین جان دی جیسا کہ زیارت اربعین کے ان فقرات سے بھی ظاہر ہی وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ اور جس فرزند رسول نے تیری راہ رضا مین قتل و ذبح ہونا اختیار کیا تاکہ تیرے بندون کو جہالت اور حیرت ضلالت سے بچائین فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ پس جہاد کیا اشقیا سے تیری راہ مین بعد وعظ و نصیحت کے درحالیکہ وہ جناب صابر و شاکر تھے یہان تک کہ خون اُنکا تیری راہ اطاعت مین بہایا گیا اور اہل حرم اُنکے لوٹے گئے افسوس نبی امیہ اور اشقیاے کوفہ نے اسپر اکتفا نہ کی بلکہ اُس جناب کا لباس تک لوٹ لیا کوئی عمامہ لیگیا کوئی کُرتا لیگیا کسی نے عبا اُتار لی اور لاش بیسرے بے ادبی کی آہ خیمون مین آگ لگائی اور اُنکے اہل حرم کو اسیر و مقید کیا اور بے مقنع و چادر مجمع عام مین لیگئے چنانچہ معصوم زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى الْنِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ سلام ہو اُن مخدرات عالی مرتبت پر جو کربلا مین خیمون سے نکالی گئین آہ یہ بھی اعدا کو کافی نہ ہوا اور اُن ستم رسیدون کو شہر بشہر پھرایا یہان تک کہ دربار ابن زیاد اور یزید لعین مین لائے اور وہ اشقیا دیکھ کر خوش و مسرور ہوے آہ کیسی ہتک حرمت کی گئی اہلبیت امام حسینؑ کی کہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ سلام ہو اُس صاحب عزت و غیرت پر جسکی ہتک حرمت کی گئی اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ سلام ہو اُس حجت خدا پر جسکی عہد شکنی کی گئی الغرض جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہو کہ فرمایا اُن حضرت نے عہد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین ایک جماعت مین قریش و نصاری کے باہم اسلام لانے پر نزاع ہوئی نصاری کہتے تھے کہ اگر نبی تمہارے مثل عیسیٰ کے مُردون کو زندہ کردین تو ہم ایمان لائینگے جب یہ خبر جناب رسولؐ خدا کو پہونچی تو اُن حضرت نے جناب امیرالمومنینؑ سے فرمایا اے علیؑ اس قوم کے ساتھ قبرستان پر جاؤ اور جن قبور کے اموات کو یہ کہین زندہ کرو حسب الارشاد وہ جناب تشریف لے گئے اور مُردون کو زندہ کیا اور جو شخص زمین سے باہر

نکلتا تھا وہ شفاعت جناب رسولؐ خدا کی اپنے بارے مین چاہتا تھا اور مدح و ثنا جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کی کرتا تھا اُسوقت نصاری متحیر ہو کر تعجب کرتے تھے اور یہ اعجاز مرتضوی دیکھ کر اظہار اسلام کرتے تھے مومنین سنا آپ نے کہ نصاری تو یہ اعجاز باب مدینۂ علم کا دیکھ کر مسلمان ہون اور بنی امیہ اور بنی عباس نے جو ادعاے اسلام کرتے تھے آل رسولؐ و رہادیان دین پر کیا کیا ظلم و ستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور بعض کو قتل کیا بعض کو زہر دیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ بعد شہادت کے ایک مقام پر وہ خاصان خدا دفن بھی نہ ہوسے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

وَقُبُورُهُمْ شَتَّى بِكُلِّ مَحَلَّةٍ	وَبُيُوتُهُمْ لِلْيَوْمِ فِيهَا مَرْقَدُ

اور اُن حضرات کی قبرین متفرق جگہ مین بنین اور ایک دوسرے سے جدا دفن ہوے اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلۂ بوم شوم تھے

فَبِأَرْضِ سَامَرَّا وَبَغْدَادٍ ثَوَى	بَعْضٌ وَبَعْضٌ فِي الْغَرِيِّ مُخَلَّدُ

بعضے نجف اشرف مین اور بعضے زمین بغداد مین اور بعضے زمین سامرہ مین دفن ہوے

قَبْرٌ بِطُوسٍ وَالْبَقِيعِ وَطَيْبَةٍ	وَبِكَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِينَ تَشَهَّدُوا

ہاے افسوس کوئی زمین طوس مین کوئی مزار بقیع اور مدینۂ طیبہ مین دفن ہوا اور بعضے صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوے اور اُسی زمین مین تیسرے دن دفن ہوے آہ وہ مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہداؑ ہین جنکی لاش اطہر خاک و خون مین آلودہ ہوئی اور سر اقدس نیزہ پر رہا اور بازار کوفہ و شام مین مع اہل حرم کے پھرایا گیا یہان تک کہ سامنے ابن زیاد اور یزید لعین کے بطور ہدیہ پیش کیا گیا مقام تصور ہو کہ جو سر انور آغوش رسول خدا اور بتولؑ عذرا مین رہا ہو جسکے گیسوئے شکین جناب رسولؐ خدا اور فاطمۂ زہرا اور جبرئیلؑ آب سلسبیل سے دھوتے تھے اور گرد و غبار صاف کرتے تھے ہاے افسوس وہ سر انور خاک و خون مین آلودہ تنور خانۂ خولی مین رکھا گیا کبھی صندوق مین بند کیا گیا کبھی شاخ درخت پر لٹکایا گیا کبھی دروازہ

Presented by www.ziaraat.com

قصر پر آویزان کیا گیا کبھی طشت طلامین رکھکر زیر تخت سامنے یزید کے رکھا گیا اور وہ ملعون خوش و مسرور ہوکر لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا چنانچہ معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ سلام ہو اُن دندان انور پر جن پر چھڑی لگائی گئی آہ کیسی عداوت تھی بنی امیہ کو آل رسول سے کہ بعد قتل کرنے کے بھی وہ آتش کینہ و حسد فرو نہ ہوئی چنانچہ ہدایۃ السعدا مین لکھا ہی کہ یزید لعین سر انور سے خون سلائی سے لیکر مثل سرمہ کے اپنی آنکھون مین لگاتا تھا کہ ٹھنڈھی ہون لا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس ہفتم ذکر موت و حال اقربائے گذشتہ و آمدن سہ دوست بوقت آخر و سؤال و جواب ایشان و قبض روح سلیمان پیغمبر و تفرق و دفن شدن آل رسول و حال سر انور امام حسین ع

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت چکھنے والا ہی واقعی مرحلہ موت ہر ذی روح کو درپیش ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور حُب دنیا راس ہر خطا ہی اور یہ جاننا چاہیے کہ جو خالق حیات ہی وہی خالق ممات ہی جو پیدا کرنیوالا ہی وہی ناپید کرنیوالا ہی جو مرض مین کسی مصلحت سے مبتلا کرنیوالا ہی وہی شفا دینے والا ہی پس ہر حال مین راضی برضا رہنا اور صبر و شکر کرنا بہتر اور ثواب ہی اور ظاہر ہی کہ دو چیزین محل اعتماد نہین ہین ایک صحت و تندرستی دوسرے غنی و توانگری پس اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تندرست بیمار اور زندہ مردہ ہو گیا اور تونگر فقیر ہو گیا اور ہر شی دنیا کی فانی ہی نہ مال و اسباب نہ مکان عالیشان نہ اُنکے باشندے باقی رہینگے جیسا کہ حضرت

امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین ؎

اَلَا یَا سَاکِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰی	سَتُدْفَنُ عَنْقَرِیْبٍ فِی التُّرَابِ
آگاہ ہو اے رہنے والے قصر بلند کے عنقریب تو زمین مین دفن کیا جائیگا	
لَہٗ مَلَکٌ یُّنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ	لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اُسکو ایک فرشتہ ہر روز ندا دیتا ہی کہ آخر تجھے مرنا ہی اور یہ مکانات خالی اور ویران ہو جائینگے واقعی بعد ایک مدت کے وہ مکانات رفتہ رفتہ کہنہ اور منہدم ہو جاتے ہین اور بسا ایسا ہوتا ہی کہ کوئی مرمت بھی نہین کرتا یہی حالت انسان کی ہی کہ طفلی سے جوانی اور جوانی سے پیری ہوتی ہی اور اعضا سُست ہاتھ پیرون کی قوت جاتی ہی بینائی و سماعت مین فرق ہوتا ہی کہ ختم ہوتی ہی اور دانت ایک بعد دوسرے کے گرتے ہین اور روٹی کے کھانے سے عاجز ہوتا ہی اور بال سفید ہوتے ہین درد و غم مین مبتلا رہتا ہی اور عزیز و اقربا اور احباب مرتے جاتے ہین یہ سب پے درپے پیام موت کے ہین آخر ملک الموت روح قبض کرتا ہی جو مرحلہ عظیم ہی حق سبحانہ تعالی ببرکت حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے کل مومنین و مومنات پر رحم فرمائے اور کل عقبات دنیا و برزخ اور آخرت کو سہل و آسان کرے وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ دَنَی الرَّحِیْلُ اور حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہی فرمایا آن حضرت نے کہ جب سن آدمی کا ۴۰ برس کا ہوتا ہی تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہی کہ وقت کوچ کا قریب پہونچا زاد راہ درست کر اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہین فَآہٍ مِّنْ قِلَّۃِ الزَّادِ وَطُوْلِ الطَّرِیْقِ وَوَحْشَتِہَا افسوس افسوس کمی زاد راہ کی اور درازی راہ سفر اور اُسکی وحشت سے یہ کلام عبرت اُس بزرگوار کا ہی جنکے بارے مین فرمایا جناب رسول خدا نے ضَرْبَۃُ عَلِیٍّ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ضربت علی بن ابی طالب ع کی بروز جنگ خندق عبادت سے جن و انس کی افضل ہی روز قیامت تک آپ مقام غور ہی کہ

Presented by www.ziaraat.com

جب ایسا مقبول درگاہ خدا یہ فرمائے جو عین عبدیت اور ہدایت مومنین ہو تو واے ہے
ہماری غفلت پر ہم نے کونسا زادراہ مہیا کیا ہو جو یون غافل ہین اَیُّهَا النَّاسُ فَاذْكُرُوا
أَقْرَانَكُمُ الَّذِينَ مَضَوْا قَبْلَكُمْ بِأَيْدِ عَارِيَةٍ اَیہا الناس یاد کرو اپنے اُن عزیزون کو جو خالی
ہاتھ آگے تمھارے چلے گئے اور زیر زمین پنہان ہو گئے وَكَيْفَ مَحَا التُّرَابُ حُسْنَ صُوَرِهِمْ
وَكَيْفَ أَكَلَ الدُّودُ أَلْسِنَتَهُمْ اور کیسی مٹا دین خاک نے نیک صورتین اُنکی اور وہ زبانین
جن سے طرح طرح کے کلام کرتے تھے کیسا اُنکو کیڑون نے کھا لیا وَضُيِّعَتْ أَمْوَالُهُمْ وَخَلَتْ
مِنْهُمْ مَجَالِسُهُمْ وَحَلُّوا بِدَارٍ لَا تَزَاوُرَ بَيْنَهُمْ وَلَا مُؤْنِسُهُمْ إِلَّا الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ اور
صنائع ہوے اموال اُنکے جو مشقتون سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوے اُن اموال پر
وہ لوگ جنکا تصرف اُنھین ناگوار تھا اور خالی ہو گئے مکان اُنکے اور ایسے مکان مین ساکن
ہوے کہ نہ وہ کسی کو بظاہر دیکھنے آسکتے ہین اور نہ اُنکو کوئی دیکھنے جا سکتا ہو اور اب
کوئی اُنکا مونس و ہمدم نہین ہو سواے حسرت و ندامت کے پس حضرات یہ دنیا ناپائدار
بے اعتبار ہو جس وقت جسکی اجل آتی ہو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی چنانچہ خداوند عالم
فرماتا ہو لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ہر امت
کے لیے اجل ہو پس جب اُنکی اجل آگئی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہو اور فرماتا ہو
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ سب کے لیے فنا ہو سواے ذات
اقدس باری تعالی کے پس ملائکہ اور جن وانس اور وحش وطیور اور آسمان و زمین اور جو کچھ
کہ درمیان اُنکے ہو سب ایک دن فنا ہونگے اور بقا و دوام ذات باری تعالی کے لیے ہو
اور خاصان خدا موت کو بہت دوست رکھتے تھے اور لقاے رحمت الٰہی کے مشتاق
رہتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہو فرمایا اُن حضرت نے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ حضرت یحییٰؑ کی قبر پر تشریف لائے اور درگاہ
خدا مین دعا کی تاکہ اُنکو زندہ کرے پس حضرت یحییٰؑ زندہ ہوے اور قبر سے باہر تشریف لائے

اور کہا مجھ سے آپ کیا چاہتے ہین فرمایا تم میرے ساتھ دنیا مین رہو جس طرح کہ سابق مین
رہتے تھے حضرت یحییٰؑ نے کہا اے عیسیٰؑ ابھی حرارت و شدت مرگ کی مجھ سے برطرف نہین
ہوئی ہو اب آپ چاہتے ہین کہ پھر دنیا مین رہکر دوبارہ شدت موت اور جانکنی کی اُٹھاؤن
یہ سن کر حضرت عیسیٰؑ اُن سے دست بردار ہوے اور حضرت یحییٰؑ قبر مین واپس چلے گئے
اَللّٰہُ اکبر مقام غور ہو جب انبیا کا یہ حال ہو تو ہمارا کیا حال ہوگا وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلَاثَةُ أَخِلَّاءَ اور فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ مرد مسلم کے لیے تین دوست ہین کہ وقت موت کے مجسم ہو کر آتے ہین اور وہ شخص
کہتا ہو کہ تم میرے ساتھ آج کیا سلوک کروگے فَخَلِيلٌ يَقُولُ أَنَا مَعَكَ حَتَّى تَمُوتَ وَهُوَ
مَالُهُ فَإِذَا مَاتَ صَارَ لِلْوَرَثَةِ پس ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ساتھ ہون تیری
زندگی تک اور وہ دوست مال اُسکا ہو جب وہ مریگا تو مال ورثہ باہم تقسیم کرینگے وَخَلِيلٌ
يَقُولُ أَنَا مَعَكَ إِلَى بَابِ قَبْرِكَ وَهُوَ وُلْدُهُ اور ایک دوست کہتا ہو کہ مین تیرے ہمراہ
ہون تیری قبر تک وہ دوست اولاد اُسکی ہو کہ بعد دفن کے اپنی منزل کی طرف واپس
ہوتی ہو وَخَلِيلٌ يَقُولُ أَنَا مَعَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَهُوَ عَمَلُهُ اور ایک دوست کہتا ہو کہ
مین تیرے ساتھ ہون تیری زندگی اور موت مین وہ دوست عمل اُسکا ہو پس ہر شخص کو
فرمانبرداری خدا اور رسول و امام برحق کی لازم ہو اور کار نیک مین عمر عزیز کو صرف کرنا چاہیے
ورنہ بعد موت کے ندامت ہوگی اور زندگی چندروزہ پر مغرور ہونا اور جاہ و حشم دنیا پر
اعتماد کرنا عبث ہو کیونکہ جب ملک الموت قصد آنیکا کرتا ہو تو کوئی اُسکو روک نہین
سکتا ہو اور جب ارادہ جانے کا کرتا ہو تو کوئی اُسکو ٹھہرا نہین سکتا ہو چنانچہ منقول ہو کہ
ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ملک و سلطنت کی سیر مین مشغول تھے اور فرمایا
مین ایک روز تو اپنا ملک و حشم و خدم دیکھون فَصَعِدَ عَلَى الْقَصْرِ وَقَامَ مُتَّكِئًا عَلَى عَصَا
يَنْظُرُ إِلَى مُلْكِهِ پس قصر بلند پر تشریف لے گئے اور حکم دیا آج کوئی میرے پاس نہ آوے

اور عصا ٹیک کے کھڑے ہوے اور اپنے ملک و بادشاہی کی طرف نظر کرتے تھے باوجودیکہ خدانے حضرت سلیماں کو ملک عظیم عطا فرمایا تھا اور تمام جن وانس اور وحش وطیور اور ابر و ہوا سب تابع اُنکے تھے اور حکم دیا تھا کہ کوئی میرے پاس نہ آوے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا عِنْدَهُ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الَّذِيْ لَا اَرْتَشِيْ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْكَ پس ایک شخص کو اپنے پاس دیکھا پوچھا تو کون ہی جو بے اجازت ہماری چلا آیا اُسنے جواب دیا مین وہ شخص ہون نہ رشوت لیتا ہون نہ بادشاہون سے ڈرتا ہون اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وَكَّلَنِيَ اللّٰهُ عَلٰى قَبْضِ الْاَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ خدانے مجھے واسطے قبض کرنے ارواح کے مقرر کیا ہی یہ سنکر حضرت سلیماں نے مہلت بیٹھنے کی مانگی مگر ملک الموت نے مہلت کے بارے مین عذر کیا پس حضرت سلیماں نے فرمایا ای ملک الموت جو تمھین حکم خدا ہوا ہی وہ بجالاؤ پس ملک الموت نے اُسی حال مین کہ استادہ تھے قبض روح کی سبحان اللہ خداوند عالم نے جناب رسول خدا خاتم انبیا اور اُنکے اہل بیت اطہار کو کیا مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ ملک الموت سا ملک مقرب بھی بدون اجازت کے اُنکے گھر کے اندر نہین جاسکتا تھا مگر افسوس ہی انھین اہل بیت رسول خدا پر بعد اُن حضرت کے اشقیاے امت نے کیا کیا ظلم وستم کیے آہ تمام حقوق غصب کیے اور حرم سرا کے اندر بے تحاشا در آئے آہ بعد اسکے بعض کو قتل کیا اور بعض کو اسیر و مقید کیا اور ایسا آوارہ وطن کیا کہ ایک جگہ دفن بھی نہ ہوسکے

اَسَفًا عَلٰى بَيْتِ الرِّسَالَةِ قَدْ خَلَا	مِنْ ذِكْرِهِمْ وَمِنَ الصَّلٰوةِ الْمَسْجِدُ
اَسَفًا عَلٰى اٰلِ الرَّسُوْلِ فَاِنَّهُمْ	قُتِلُوْا وَبَعْضٌ بِالسُّمُوْمِ اُسْتُشْهِدُوْا

افسوس ہی کہ گھر اہل بیت رسالت کا ایسا برباد و تباہ ہوا کہ کوئی گھر عالم مین ایسا تباہ وبرباد نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا وہ گھر جو مہبط جبرئیل و میکائیل و اسرافیل تھا اور ہر وقت جس گھر سے صدا تکبیر و تہلیل کی بلند تھی افسوس وہ گھر ذکر خدا سے خالی ہوگیا اور وہ مساجد جن سے

ہر وقت صداے تلاوت قرآن آتی تھی اب اُن مساجد سے آواز اذان اور نماز کی بھی نہین آتی ہی اور افسوس ہی کہ آل رسول جو بہترین خلق خدا اور باعث ایجاد عالم تھے بعض اُن مین سے قتل و ذبح کیے گئے اور بعضے زہر دغا سے شہید کیے گئے

وَقُبُوْرُهُمْ شَتّٰى بِكُلِّ مَحَلَّةٍ	وَبُيُوْتُهُمْ الْبُوْمُ فِيْهَا مَرَّ دَدْ
فَبِاَرْضِ سَامَرَّا وَّبَغْدَادَ ثَوٰى	بَعْضٌ وَّبَعْضٌ فِى الْغَرِيِّ مُلَحَّدْ

اور قبرین اُنکی جدا مختلف جگہ مین بنین اور اُنکے گھرون مین وہ جابر و ظالم ساکن ہوے جو بسبب خبث باطن کے بمنزلۂ بوم شوم تھے آہ بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام ہین کہ وہ دونون بزرگوار زہر ستم سے شہید ہوکر زمین سامرہ مین دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام موسی کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام ہین کہ ان دونون بزرگوارون کو آوارہ وطن کرکے ایک مدت تک بغداد مین قید کیا آخر اشقیاے بنی عباس نے زہر سے شہید کیا پس قبرین اُن کی مقابر قریش مین بنائی گئین اور بعضے اُن پیشوایان دین سے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین کہ ابن ملجم لعین نے ماہ رمضان مین اُن حضرت کو مسجد کوفہ مین تلوار زہر آلودہ سر انور پر لگائی جسکے صدمہ سے شہید ہوے اور نجف اشرف مین دفن ہوے

قُبُوْرٌ بِطُوْسٍ وَّالْبَقِيْعِ وَطَيْبَةٍ	وَبِكَرْبَلَا بَعْضُ الَّذِيْنَ اُسْتُشْهِدُوْا

اور ایک آل رسول سے غریب الغربا جناب امام علی رضا علیہ السلام ہین کہ مامون رشید نے مدینہ سے بمکر و دغا شہر طوس مین بلاکر زہر سے شہید کیا اور وہین دفن ہوے اور بعض آل رسول سے حضرت امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام ہین جو مدینۂ طیبہ مین زہر سے شہید ہوے اور مزار بقیع مین وہ حضرات ایک جگہ دفن ہوے اور بعضے اولاد رسول خدا سے جناب امام حسین علیہ السلام ہین کہ مصیبت جنکی عظیم ترین مصائب ہی آہ وہ حضرت مع اصحاب واقربا کے جنکا مثل ونظیر نہ تھا روز عاشورا

Presented by www.ziaraat.com

بھوکے پیاسے تیر و نیزہ اور تلوارون سے زخمی ہوے اور مثل گوسفند کے زمین کربلا پر ذبح ہوے اور لاشین اُنکی بے غسل و کفن بعد تین روز کے ایک جگہ دفن ہوئین اور کسی کی قبر کا اُن مین سے علحدہ نشان نہین ہی سوا ے جناب امام حسینؑ علیہ السلام اور شاہزادہٗ علی اکبر اور جناب عباسؑ کے کہ ان حضرات کو بنی اسد نے جدا جدا دفن کیا آہ کیونکر ویران و برباد نہ ہو وہ گھر کہ جس گھر سے اٹھارہ بنی ہاشم عترت جناب ابو طالبؑ سے ایک دن مین نیچے خاک کے پنہان ہوگئے حضرات سنا آپ نے کہ سب حضرات ائمہ ہدیٰ بعد شہادت کے دفن ہوے اور سر اقدس کسی بزرگوار کا بجز ایک مظلوم کے لاش نور سے جدا نہ رہا مگر افسوس ہی سر انور پر اُس مظلوم کے کہ وہ ساتھ جسم اطہر کے دفن نہ ہوا بلکہ اشقیا ے کوفہ نے بدن اطہر سے جدا کر کے نیزہ پر رکھا اور شہر بشہر پھرایا کبھی تنور خانہٗ خولی مین رکھا کبھی صندوق مین بند کیا کبھی دروازون پر لٹکایا کبھی طشت طلا مین زیر تخت سامنے یزید کے رکھا اور وہ لعین سر اقدس کو دیکھکر خوش و مسرور ہوا اور لب و دندان انور پر چھڑی سے بے ادبی کرنے لگا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ

مجلس ہشتم ذکر موت و حال احتضار مؤمن صالح و تشریف فرما شدن ائمہ ہدیٰ و حال امام حسینؑ بوقت نزع

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی کہ ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی اور فرماتا ہی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا خلق کیا موت اور زندگی کو تاکہ تمھارا امتحان ہو کون تم مین سے از روے عمل کے بہتر ہی پس جو عمل نیک کرے اُسکے لیے آخرت مین جنت اور نعمتہا ے جنت ہی اور جو عمل بد کرے اُسکے لیے جہنم اور عذاب جہنم ہی اور فرماتا ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ یعنی اسکے بتحقیق کہ تم لوگ البتہ مردہ ہوگے پھر تم لوگ بروز قیامت اُٹھائے جاؤگے اور زندہ ہوگے واقعی مومنین اگر انسان مدت دراز تک بھی اس دار دنیا مین بسر کرے

تو آخر موت ہی اور زن و مرد چھوٹے اور بڑے موت کے نزدیک برابر ہین جس وقت جسکی موت آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی نہ ایک چشم زدن پس و پیش ہو سکتا ہی پس موت کے برحق ہونے کا اعتقاد لازم ہی اور ذکر موت سے حب دنیا کم ہوتی ہی اور بعث و نشر اور حساب اعمال کا اعتقاد بھی لازم ہی خدا کل مومنین و مومنات پر بحق حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ آسان کرے اور ہر عقبہ سے نجات رہے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار کے حال ہر شخص کا متغیر ہوتا ہی پس بحکم خدا مال اُسکا اُسکی نظر مین آتا ہی اور وہ متمثل ہو کر اپنے تئین اُسکو دکھاتا ہی اُسوقت وہ شخص کہتا ہی کہ مین نے عمر اپنی تیری تحصیل و جمع کرنے مین بسر کی اور تیرے صرف کرنے مین بخل کیا اور اب عمر میری ختم ہوئی اور ہاتھ میرا تیرے سے کوتاہ ہوا ہی پس تو میرے کس کام آئیگا اور میری کیا دستگیری کریگا مال کہیگا مجھسے ایک کفن ملیگا اور باقی ورثہ اور حقدار لیجا ئینگے اگر ورثہ راہ خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ کیون عمر اپنی جمع کرنے مین صرف کی اور ثواب اور لوگ لیگئے اور تو مال و ثواب دونون سے محروم رہا اور بجز حسرت و حساب کے تجھے اور کچھ باقی نہ رہا اور اگر ورثہ معصیت خدا مین صرف کرینگے تو تجھے حسرت ہوگی کہ ثواب سے محروم رہا اور گناہ مین اُنکے شریک ہوا پس جب مال سے مایوس ہوگا تو اولاد اُسکی متمثل ہو کر سامنے اُسکے آئینگے اُن سے بھی مثل مال کے کلام کریگا وہ کہینگے کہ ہم تیری قبر تک تیری رفاقت کرینگے اور تجھے تنہا وہان چھوڑکر اپنے گھر کی طرف واپس آئینگے بعد اسکے متوجہ ہوگا طرف اعمال خیر کے مثل نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ و خمس وغیرہ کے اور اُن سے کہیگا کہ مین نے تمھاری نسبت بہت کمی کی اور تم مجھ پر بہت دشوار تھے آج مین نے دنیا سے قطع امید کر کے تمھاری طرف رخ کیا ہی اب تم میرے ساتھ کیا سلوک کروگے اور کہانتک میری رفاقت کروگے اعمال اُسکے جواب دینگے اگرچہ تو ہم سے گریز کرتا تھا اور ہماری نسبت بے پروائی کرتا تھا لیکن ہم ہمیشہ تیرے دوست تھے اور خیر خواہی تجھپر ظاہر کرتے تھے اب ہم تیرے

Presented by www.ziaraat.com

رفیق قبر مین رہینگے بعد اسکے کہ تو ہر شخص سے محروم و تنہا رہا ہو ہم تیرے انیس و جلیس روز قیامت تک رہینگے اور تیری شفاعت کرینگے اور بہشت مین تیرے مونس و جلیس ہونگے بعد اسکے جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور آل اطہار انکی مع جبرئیل و ملک الموت کے سامنے اسکے تشریف لائینگے اور ارواح مقدسہ اپنی اسکو دکھائینگے پس اگر محتضر صالح و نیک ہوگا تو ملک الموت کہینگے ای دوست خدا خائف و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تیرے حال پر شفیق تر ہون تیری مادر شفیقہ سے اور نگاہ کر یہ حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ ہین اور تیرے رفیق ہین اسوقت جانب خدا سے ایک فرشتہ آواز دیگا ای روح پاکیزۂ مومن کہ دل محبت حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ مین دیا اور انکی محبت و اطاعت مین قائم رہا ان حضرات کے ساتھ جا اور داخل بہشت ہو اور جناب رسول خدا اس مومن سے فرمائینگے ای دوست خدا مین رسول خدا ہون اور تیرے لیے دنیا و مافیہا سے افضل و بہتر ہون بعد اسکے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور جناب حسنینؑ اور سب ائمہ طاہرین علیہم السلام اپنے تئین اسے دکھائینگے اور اسما اپنے بیان فرمائینگے اور اپنی حضوری خدمت و رفاقت کی اسکو بشارت دینگے پس یہ خوشخبری باعث اسکی تسلی و تسکین کی ہوگی اور آنکھین کھولکر ان حضرات کو مشاہدہ کریگا اور اس فرشتہ کی آواز اور ان حضرات کی بشارت سنیگا اور حق سبحانہٗ تعالیٰ اسکی آنکھون کا پردہ اٹھائیگا اور مکان اور نعمتین جو اسکے واسطے جنت مین مہیا فرمائی ہین اسکو دکھائیگا اور دنیا کو بھی ساتھ عمدہ حالت کے اسکے پیش نظر کریگا اور درمیان دنیا و آخرت کے اختیار دیگا جسکو چاہو پسند کرو پس وہ مومن دنیا سے منھ پھیر کے طرف آخرت کے باشتیاق تمام رغبت کریگا اسوقت سوائے موت کے کوئی چیز اسکی نظر مین بہتر و خوبتر نہو گی کیونکہ ایک لذت آخرت کی ادراک کرتا ہے پس آمادۂ مرگ ہوکر راضی برضا ہوتا ہے اسوقت جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور جبرئیل علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ دوست خدا و رسول و شیعۂ آل رسول ہے اسکے ساتھ محبت و ملائمت سے پیش آؤ پس

[illegible]

ملک الموت سامنے اسکے آکر کہتے ہین کہ ای دوست خدا دنیا مین تونے ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی پناہ لی اور آل رسول علیہم السلام سے محبت و الفت بدل و جان اختیار کی اور عذاب خدا سے اپنے تئین خلاص کیا اور رنج اور خوف اور ہول قیامت سے امین ہوا اور جس سے تو خوفناک تھا اس سے امان دیکھی اور جو تو چاہتا تھا وہ پایا اب بشارت ہو تجھے کہ تو جنت مین حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ کا رفیق ہوگا بعد اسکے روح اسکی بکمال آسائش و نرمی اسکے بدن سے نکال لینگے جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین اسوقت رنگ اسکا سفید ہوتا ہے اور لب کھنچتے ہین اور بینی اونچی ہوتی ہے اور بائین آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہین اور پیشانی عرق موت سے تر ہوتی ہے پس ان علامتون سے جو ظاہر ہو وہ نشان اسکی رحمت اور سعادت اور خوبی عاقبت کا ہے بلکہ جسکے جنازہ پہ مومن صالح پرہیزگار نماز جنازہ پڑھے یہ بھی خوبی عاقبت اس میت کی ہے حضرات یہ مرتبہ تو اس مومن کا ہے جسکو بولایت و محبت حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم السلام اور انکی اطاعت و پیروی سے حاصل ہوا اب تصور کیجیے کہ ان حضرات کا پیش خدا کیا مرتبہ عالی ہوگا جسکا اندازہ سوائے خدا کے کوئی نہین کرسکتا ہے مقام غور ہے دستور عالم ہے کہ وقت احتضار کسی مومن یا مومنہ کے عزیز و اقربا اور اولاد یا احباب گرد و پیش اسکے رہتے ہین کوئی سورۂ یٰسین اور والصافات کی تلاوت کرتا ہے اور کوئی دعائے عدیلہ پڑھتا ہے جو عقائد حقہ پر شامل ہے کوئی اسکو قبلہ رو کرتا ہے اور کوئی بستر نرم پر دست و پا کو بنرمی سیدھا کرتا ہے اور کوئی منھ مین شربت ٹپکاتا ہے اور یہ اہتمام اسکے وقت آخر کرتے ہین کہ حتی الامکان شور و غل نہ ہو اور کوئی بعد رحلت کے تحت الحنک باندھتا ہے اور اسکی آنکھین بند کرتا ہے آہ اب کیا حاجت بیان ہے فدا ہو جان ہماری اس تشنہ لب اور مظلوم غریب الوطن پر جو وقت آخر زخمون سے چور چور ریگ گرم پر حرارت آفتاب مین خاک و خون آلودہ پڑا تھا اور بجز اعدا کے کوئی گرد و پیش بھی نہ تھا جو دست و پا سیدھے کرتا اور دہن خشک مین

[illegible]

[illegible]

پانی ٹپکاتا افسوس عوض اسکے یہ مصیبت گذری جیسا کہ حجت خدا فرماتے ہین فَهَوَیْتَ اِلَی الاَرْضِ جَرِیْحًا تَطَأُکَ الْخُیُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوْکَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا اے جد مظلوم آپ زخمی ہوکے زمین پر تشریف لائے کہ گھوڑے ظالمون کے اپنے سمون سے بے ادبی کرتے تھے اور اشقیا تلوارین کھینچے ہوئے آپ کے قتل کرنے پر ٹوٹے پڑتے تھے قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِیْنُکَ وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُکَ وَیَمِیْنُکَ بتحقیق کہ آپ کی پیشانی انور پر عرق موت کا آگیا تھا اور اُس حالت مین آپ دست چپ سمیٹ لیتے تھے اور دست راست پھیلا دیتے تھے اور کبھی آپ دست راست کھینچ لیتے تھے اور دست چپ پھیلا دیتے تھے الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین

مجلس نہم ذکر اجر رسالت مودت آل رسول و فضائل علی مرتضیٰ و محبین ایشان و انجام دشمن ایشان و حال انتصار دوست و دشمن اہلبیت رسالت و مصائب امام حسین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اے حبیب ہمارے کہدو اپنی امت سے کہ مین اجر و عوض اپنی تبلیغ رسالت کا تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و مودت اپنے اقربا کی اور جو شخص کوئی حسنہ حاصل کریگا محبت و دوستی اہل بیت مین تو زیادہ کرونگا مین واسطے اُسکے اُس مین ثواب و نیکی کو اور صاحب کشاف نے لکھا ہے جسوقت یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا یا رسول اللہ یہ اہل قرابت آپ کے کون ہین جنکی محبت ہم پر خدا نے واجب کی ہے اُن حضرت نے فرمایا وہ علی ابن ابی طالب اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم و ستم کرے اور مجھکو اذیت دے بسبب رنجیدہ کرنے میری عترت کے تو بہشت اُسپر حرام ہے پس حضرات ثابت ہوا کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت منجملہ اصول دین و ارکان

اسلام سے ہے اور خلاف اُسکا کفر ہے اور منشا خارج ہونے کا اسلام سے ہے اور مستلزم ناصبی ہونے کو ہے پس خوشا بحال اُسکا جو دوست ہو اہل بیت رسالت کا اور وائے ہو اُس پر جو دشمن ہو اُنکا یا اُنکے دشمنون کو دوست رکھے کیونکہ جو اُنکے دشمنون کا دوست ہے وہ بھی اُنکا دشمن ہے اگرچہ اظہار نہ کرے اسواسطے کہ محبت و مودت اہل بیت رسالت اور محبت دشمنان اہل بیت رسالت کے باہم ضد ہے یہ دل انسان مین یکجا جمع نہین ہو سکتے پس جس دل مین محبت و مودت آل رسول کی ہے وہ شیعہ و مومن اور ناجی ہے اور جس دل مین محبت دشمنان آل رسول کی ہے وہ منافق اور ناصبی اور خارج از اسلام ہے اور شواہد التنزیل مین ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے حق سبحانہ تعالیٰ نے انبیا کو مختلف درختون سے پیدا کیا ہے اور مجھکو اور علی کو ایک درخت سے خلق کیا مین اُس درخت کی اصل ہون اور علی اُسکی فرع ہین اور فاطمہ اُسکا شگوفہ اور حسن اور حسین اُسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اُس درخت کے پتے ہین پس جو شخص اُس درخت کی ایک شاخ سے متمسک ہوگا وہ نجات پائیگا اور جو شخص اس درخت سے منحرف ہوگا وہ گمراہ ہوگا اور ہلاکت ابدی کو پہونچیگا اور اگر کوئی شخص ہزار برس عبادت خدا کرے اور درمیان کوہ صفا و مروہ کے اسقدر عبادت کرے کہ مثل مشک بوسیدہ کے ہوجائے اور ہزار برس پیادہ پا حج کرے اور مثل کوہ اُحد کے سونا راہ خدا مین تصدق کرے اور وہ دوست اہل بیت رسالت کا نہ ہو تو وہ ہرگز بوئے بہشت نہ سونگھیگا نہ وہ داخل جنت ہوگا بلکہ خداوند عالم اُسکو منہ کے بھل داخل جہنم کریگا واقعی حضرات راہ آخرت بہت سخت و دشوار ہے لہذا دنیا مین اُسکا زاد راہ فراہم کرنا چاہیے اور بعد موت خدا کو اپنے سے راضی کرنا ممکن نہین ہے پس چاہیے کہ حالت حیات مین عقائد حقہ درست کرے اور احکام الٰہی کو موافق حکم رسول و امام بحق کے بجا لائے اور گناہون سے توبہ کرے اور خدا کو راضی کرے ورنہ آخرت مین ندامت ہوگی اور سوائے دخول نار کے چارہ نہین ہے کیونکہ بروز قیامت گروہ گروہ

Presented by www.ziaraat.com

کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم قرآن مجید مین معصیت و گناہ کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر منعم کا واجب ہی مگر جب انسان لذات دنیا مین ہمہ تن متوجہ ہوتا ہی تو آخرت کا خیال بھی نہین کرتا ہی بہرحال انسان کے لیے چھ منزلین ضرور ہین منزل اول صلب پدر منزل دوم بطن مادر منزل سوم دنیاے فانی منزل چہارم قبر منزل پنجم محشر منزل ششم دار آخرت جو ابدی ہے وہان بڑے بڑے سات طبقے درک اسفل مین ہین اور آٹھ درجے عظیم الشان رفعت مین ہین پس محب اور دوست آل رسول کے مطیعان خدا درجات رفعت مین اور غاصب اور ظالم اور دشمن آل رسول کے نافرمان خدا درک اسفل مین جائینگے جسکا تصفیہ خود حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہی لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ کیا اصحاب جہنم اور اصحاب جنت برابر ہو سکتے ہین اصحاب جنت ہی فائز و رستگار ہین اور فرماتا ہی فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک گروہ جنت مین جائیگا اور ایک گروہ دوزخ مین جائیگا اور جسقدر دوزخ پُر ہوگا اُسی قدر وہ پکاریگا هَلْ مِنْ مَزِيدٍ آیا اور کوئی ہی یعنی لاؤ اُسکو پس گروہ گروہ کفار و اشرار اور منافقین داخل نار کیے جائینگے اور قسیم النار والجنۃ ہمارے آقا علی مرتضیٰ ہونگے دشمنون کو داخل نار اور دوستون کو داخل جنت فرمائینگے

خوشا خوشا دین و دنیاے ما	کہ ہم چون علیؑ ہست مولاے ما

الغرض کیا مجال بشر کی کہ فضائل و مناقب اُس بزرگوار کے بیان کرسکے جنکی مدح و ثنا خدا و رسول نے فرمائی ہو جو اول آل رسول و تمام انبیا و اوصیا اور ملائکہ سے افضل ہین بعد رسول خدا اسکے قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ محدثین فریقین

[illegible]

لکھتے ہین فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بروز جنگ خیبر ہر آئینہ عطا کرونگا مین صبح کو علم اپنا ایسے شخص کو جو کرار غیر فرار ہی خداوند عالم فتح و ظفر خیبر کی اُسی کے ہاتھ پر عطا فرمائیگا وہ ایسے شخص ہین کہ خدا اور اُسکے رسول کو دوست رکھتے ہین اور خدا اور رسول اُنکو دوست رکھتے ہین اس ارشاد رسول سے صاف ظاہر ہی کہ وہ شخص مکرر حملے کرنے والے اور جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے نہین ہین اور وہ دوست خدا و رسول ہین اور خدا و رسول اُنکے دوست ہین جیسا کہ سہل بن ساعدی سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی تو اصحاب با امید اس منصب جلیل کے مسلح ہوکر حاضر خدمت جناب رسول خدا ہوے اور ہر شخص کو تمنا تھی کہ علم مجھ کو عنایت فرمائینگے یہ دیکھ کر اُن حضرت نے فرمایا علی بن ابیطالب کہان ہین اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اُنکو درد چشم کی شکایت ہی فرمایا اُنکو میرے پاس لاؤ جب علی مرتضیٰ سامنے اُن حضرت کے لائے گئے تو لعاب دہن اپنا اُن حضرت نے اُنکی آنکھون مین لگایا جسکی برکت سے ایسی صحت ہوئی کہ پھر کبھی درد چشم نہ ہوا پس اُن حضرت نے علم اپنا علی مرتضیٰ کو عنایت فرماکر طرف خیبر کے روانہ کیا اور خدا نے اُنکے ہاتھ پر فتح و ظفر عطا فرمائی اس مقام پر بعض متعصبین نے محبت اُن دو نفر کے جو پہلے واسطے جنگ کے بھیجے گئے تھے اور بے نیل مقصود واپس آئے اور عذر کیا کہ ہم کو خوف ہوا کہین دشمن علم نہ چھین لین کرار غیر فرار کو ترک کیا ہی تاکہ فرار کے دھبہ سے وہ دونون محفوظ رہین اور اصحاب مین بڑے بڑے ابرار اخیار اور شجاع و بہادر موجود تھے تخصیص اُن دو نفر کی کیا تھی جو پہلے یکے بعد دیگرے سردار لشکر کرکے بھیجے گئے تھے یہ اس لیے تھا تاکہ علی العموم لوگون پر اُنکی قلعی کھل جاے کہ وہ کیسے مسلمان تھے اور جناب رسول خدا بوحی الٰہی اُنکے حالات سے آگاہ تھے جو کچھ کہ بعد اُن حضرت کے اُن دونون سے ہونیوالا تھا اور جہاد راہ خدا سے جو بحکم نبی یا امام بحق ہو فرار کرنا گناہ کبیرہ ہی پس جس سے گناہ کبیرہ بلکہ بہت سے کبائر سرزد ہوے ہون اور زبانی کلمہ گو ہون وہ دوست خدا و رسول نہین ہوسکتے نہ خدا و رسول

Presented by www.ziaraat.com

اُسکے دوست ہوسکتے ہین یہ منصب جلیل اُس بزرگوار کو سزاوار ہی جو بعد رسولخدا کے اعلم و افضل ہو تمامی مخلوقات سے ہر شرف و بزرگی مین اور کامل الایمان ہو اور سہو و نسیان سے پاک ہو اور عصمت و طہارت اُسکی ثابت ہو وہ آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی سے سوائے امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کے جملہ صحابہ مین کوئی پایا نہین جاتا ہی اور عقل سلیم بھی یہی پسند کرتی ہی وَعَنْ اَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِیْ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یُقَبِّلُ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَہُمَا لَمْ تَلْفَحِ النَّارُ وَجْہَہٗ وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُہٗ بِعَدَدِ رَمَلِ عَالِجٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ذَنْبًا یُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِیْمَانِ اور بحار الانوار وغیرہ مین ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ دیکھا مین نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے پارہ جگر حسین بن علی علیہما السلام کے بوسے لیتے تھے اور پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص دوست رکھے میرے نورعین حسنؑ و حسینؑ اور ان دونون کی ذریت کو تو آتش جہنم منھ اُسکا نہ جلائیگی اگرچہ گناہ اُس شخص کے بعد دریگ صحراے عالج کے ہون مگر یہ کہ ایسا گناہ کرے جو اُسکو ایمان سے نکال دے اور منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک مرتبہ خطبہ مین فرمایا ایہا الناس مین وصیت کرتا ہون تم لوگون سے واسطے محبت و دوستی کرنے کے میرے بھائی اور وصی اور پسر عم علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کوئی دوست اُنکا نہین ہی مگر مومن اور کوئی دشمن اُنکا نہین ہی مگر منافق آگاہ ہو دوست علیؑ کا میرا دوست ہی اور دشمن علیؑ کا میرا دشمن ہی اور جزا میرے دشمن کی عذاب جہنم ہی اور روایت مین ہی کہ شب معراج جانب خدا سے ایک فرشتہ آیا اور جناب رسول خدا کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ ان انبیا سے جو کہ جمع ہین پوچھیے تم لوگ کس

امر پر مبعوث ہوئے ہو پس اُنھون نے حضرت کو جواب دیا کہ ہم خدا کی وحدانیت اور آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پر مبعوث ہوئے ہین اور روایت مین ہی فرمایا جناب رسولؐ خدا نے جو شخص مرجائے درآنحالیکہ محبت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اُسکے دل مین ہو وہ شہید مرا ہی اور جو شخص کہ محبت و دوستی محمدؐ و آل محمدؐ پر مرجائے وہ آمرزیدہ و رستگار مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ باتوبہ مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر وہ با ایمان کامل مرا ہی اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دینگے اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکو ملائکہ طرف جنت کے لیجائینگے اس طرح سے جیسے عروس کو آراستہ کرکے شوہر کے گھر لیجاتے ہین اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ مین تو اُسکی قبر مین جنت کی طرف دروازے کھولے جائینگے اور جو شخص مرجائے محبت پر آل محمدؐ کی تو حق سبحانہ تعالیٰ ملائکہ کو ساتھ اپنی رحمت کے اُسکی قبر پر بھیجیگا اور جو شخص مرجائے محبت آل محمدؐ پر تو وہ دین حق پر مرا ہی اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مرجائے تو وہ بروز قیامت اسطرح سے آئیگا کہ درمیان دونون آنکھون کے لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے محروم و ناامید ہی اور وہ شخص کافر مرا ہی اور جو شخص مرجائے بغض و عداوت آل محمدؐ پر تو ہرآئینہ وہ بوے بہشت کو نہ سونگھیگا پس حضرات جو مومن یا مومنہ کہ محبت و دوستی آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ پر مرے تو اُسکا بڑا مرتبہ ہی چنانچہ علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے روایت کی ہی کہ وقت احتضار و جانکنی ہر شخص کے جناب سید المرسلینؐ اور حضرت امیر المومنین اور آل طاہرین اُنکی اور جبرئیل و ملک الموت سامنے اُسکے تشریف لاتے ہین اور ارواح مقدسہ اپنی اُسکو دکھاتے ہین پس اگر محتضر مومن صالح ہو تو ملک الموت اُس سے کہتا ہی اے دوست خدا خوفناک و دلگیر نہ ہو قسم بخدا مین تجھپر مہربان تر ہون تیری مادر مہربان سے اور نگاہ کر کہ یہ حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہین یہ سب حضرات

Presented by www.ziaraat.com

رفیق تیرے ہین پس وہ حضرات اپنے تئین اُسکو دکھاتے ہین اور اپنے اسمائے مقدسہ بیان فرماتے ہین اور اپنی خدمت و رفاقت مین فائز ہونے کی بشارت دیتے ہین اور جانب خدا سے فرشتہ ندا دیتا ہی ای روح پاکیزۂ مومن کہ دل محبت و دوستی محمد و آل محمد مین دیا ہو اور خدمت و اطاعت اور پیروی مین اُنکی قائم رہا آؤ ہمراہ اُنکے داخل جنت ہو پس جب ملک الموت روح اُسکی بنرمی و آسانی نکال لیتا ہو جیسے خمیر سے بال نکال لیتے ہین تو بعد اسکے جب غسال میت کو غسل و کفن دیتا ہی تو ملائکہ بھی اُسکی روح کو آب مشک بہشت سے غسل دیتے ہین اور جامہاے بہشت سے کفن دیتے ہین اور روح میت کی وہ مومن ہو یا کافر جسوقت کہ بدن سے نکلتی ہو اپنے بدن کے اوپر پرواز کرتی ہو اور غسل و کفن اور دفن وغیرہ ہر چیز کو دیکھتی ہو اور ہر امر سے خبر رکھتی ہی پس اگر وہ مومن صالح ہی تو قسم دیکر کہتا ہی کہ جلد مجھے قبر مین پہونچاؤ کہ مین مشتاق جنت ہون اور حضوری خدمت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا ہون اور مفارقت سے اُنکی نہایت بیتاب ہون پس جب اُسکو تابوت مین رکھکر اُٹھاتے ہین تو ملائکہ اور ارواح عزیز و اقربا اور احباب مومنین اُس کے استقبال کے لیے آتے ہین اور کدورت و مفارقت اقربا و احباب اور اشیاے دنیا سے جو اُس سے جدا ہوے ہین تسلی و تشفی دیتے ہین اور مژدۂ راحت و نعمت بہشت سے دلداری و نوازش کرتے ہین اور جب اُسکو قبر مین رکھتے ہین تو قبر کہتی ہی خوشا بحال تمھارے کہ تم دار دنیا سے یہان آئے جسوقت کہ تم میری پشت پر چلتے تھے اور قدم رکھتے تھے تو مین تم کو دوست رکھتی تھی اور مشتاق تمھاری تھی آج دیکھو کہ کیونکر تمھاری خدمت مین رہونگی اور میری صحبت و ہمنشینی سے تم کو کسقدر آرام و راحت ملیگی پس بعد دفن جب کوئی مومن میت کی قبر کی زیارت کرتا ہی تو روح یعنی جان اُسکی مطلع اور خوش ہوتی ہی اور جب سلام کرتا ہی تو قبل طلوع آفتاب کے وہ جواب دیتا ہی بعد اسکے چپ رہتا ہی حضرات دستور عالم ہی کہ جب کوئی شخص انتقال کرتا ہی تو عزیز و اقربا اور احباب اُسکو غسل و کفن دیتے ہین اور نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرتے ہین

اور اگر وہ شخص کوئی مسافر و غریب الوطن ہی تو اہل شہر یا قریہ وہان کے لوگ ثواب اُخروی جان کر متکفل اُسکی تجہیز و تکفین کے ہوتے ہین مگر افسوس ہی حال پر مظلوم کربلا غریب نینوی جناب سید الشہدا کے کہ اُس مظلوم کو اشقیاے کوفہ نے کنارۂ نہر فرات پر بحکم ابن سعد بروز عاشورا تشنہ لب شہید کیا اور بعد شہادت کے لاش اطہر کو ریگ گرم صحراے کربلا پر بے لباس کے چھوڑ دیا اور کوئی متوجہ طرف نماز جنازہ اور دفن کے نہ ہوا نہ غسل دیا گیا نہ کفن ملا نہ حنوط کیا گیا نہ تابوت بنایا گیا جیسا کہ ان فقرات زیارت مفجعہ سے بھی ظاہر ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دَمُهُ غُسْلُهُ وَشَيْبَتُهُ قُطْنُهُ وَالتُّرَابُ كَافُورُهُ وَنَسْجُ الرِّيَاحِ أَكْفَانُهُ وَالْقَنَاةُ الْخَطِّيُّ نَعْشُهُ وَفِي قُلُوبِ مَنْ وَالَاهُ قَبْرُهُ سلام ہو آپ پر ای مظلوم کربلا جسکا غسل اُسکے خون بدن سے ہوا اور ریش نورانی بجاے پنبہ کے ہوئی اور خاک صحرا بجاے کافور کے ہوئی اور بعوض پارچہ ہاے کفن کے ریگ گرم صحرا ہوئی جو اُڑ اُڑ کے اُس جناب کی لاش اطہر پر جمتی جاتی تھی اور بجاے جنازہ کے سر انور نیزہ پر رہا اور شہر بشہر پھرایا گیا اور دل مین مومنین کے قبر اُس شہید راہ خدا کی ہوئی ہے

فِدَاً لَكَ رُوحِي يَا حُسَيْنُ وَعِتْرَتِي	وَأَنْتَ عَفِيرٌ فِي التُّرَابِ جَدِيلُ
وَجِسْمُكَ عُرْيَانٌ طَرِيحٌ عَلَى الثَّرَى	عَلَيْكَ خُيُولُ الظَّالِمِينَ تَجُولُ

فدا ہو جان اور اولاد ہماری آپ پر ای حسین مظلوم کہ آپ افتادہ خاک آلودہ اپنے خون مین لوٹ رہے تھے کہ امت جفاکار نے آپ کو شدت تشنگی مین ذبح کیا اور جسم اطہر آپ کا جو آغوش رسول خدا اور بتول عذرا مین پلا تھا جس پر حلہ ہاے جنت آراستہ ہوے تھے وہ ریگ گرم پر بے لباس کے تمازت آفتاب مین زمین پر پڑا تھا اور گھوڑے ظالمون کے آپ کے بدن مجروح پر دوڑتے پھرتے تھے

آن قصہ کہ کس نتواند شنیدنش	یارب براہل بیت چہ آمد ز دیدنش

أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

Presented by www.ziaraat.com

مجلس دہم ذکر موت و حساب عمر انسان و حال نفس در خواب و انجام او و مکافات گناہان مومن و انتقال و غسل و کفن و دفن او و احترام روح مومن و حال اسیری امام زین العابدین علیہ السلام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ حق سبحانہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس ذائقہ موت کا چکھنے والا ہی یعنی دنیا مین کسی کو دوام نہین ہی بعد اسکے پھر ہماری طرف رجوع کروگے وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص اَکْثَرُ اَعْمَارِ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ وَ السَّبْعِیْنَ وَ اَقَلُّ مَنْ یَّتَجَاوَزُ عَنْہَا اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اکثر عمرین میری امت کی درمیان ساٹھ و ستر برس کے ہین اور بہت کم کوئی اس سے بڑھیگا اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ موت کسی شخص یا کسی قوم و قبیلہ پر منتہی نہین ہی بلکہ قیام قیامت تک ہر ذی حیات کے لیے جاری ہی اور فرمایا اگر قضا نہ ہو تو اجل خود سپر ہوتی ہی پس جب اجل آتی ہی تو ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی واقعی مومنین اگر انسان اس دار دنیا مین ستر برس سے زیادہ بھی زندگی کرے تو آخر موت ہی اور انسان کی عمر کا حساب اکثر یہ یون ہی ؎

اِذَا عَاشَ اِمْرَأٌ سِتِّیْنَ عَامًا	فَنِصْفُ الْعُمْرِ تَمْحَقُہُ اللَّیَالِیْ

اگر انسان ساٹھ برس زندگی کرے تو نصف عمر اُسکی راتون مین گھٹتی ہے ؎

وَ نِصْفُ النِّصْفِ یَمْضِیْ لَیْسَ یَدْرِیْ	لِغَفْلَتِہٖ یَمِیْنًا عَنْ شِمَالٍ

اور نصف اُس نصف کا جو سن جوانی تک گذرتا ہی ایسی غفلت مین گذرتا ہی کہ داہنے اور بائین ہاتھ مین تمیز نہین کرتا ہی ؎

وَ ثُلُثُ النِّصْفِ اٰمَالٌ وَ حِرْصٌ	وَ شُغْلٌ بِالْمَکَاسِبِ وَ الْعِیَالِ

اور ثلث اُس عمر کا جو سن وقوف و کہولت ہی آرزو و حرص اور کسب معاش و عیالداری مین گذرتا ہی

وَ بَاقِی الْعُمْرِ اَسْقَامٌ وَ شَیْبٌ	وَ ہَمٌّ بِارْتِحَالٍ وَ انْتِقَالٍ

اور باقی عمر وہ بیماری اور پیری اور درد و رنج اور انتظار رحلت و انتقال مین گذرتی ہی

یُحِبُّ الْمَرْءُ طُوْلَ الْعُمْرِ جَہْلًا	وَ قِسْمَتُہٗ عَلٰی ہٰذَا الْمِثَالِ

انسان طول عمر کو نادانی سے دوست رکھتا ہی حالانکہ اُسکی تقسیم کی مثال اس طرح سے ہی اور عیاشی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص خواب مین نہین جاتا ہی مگر یہ کہ نفس اُسکا طرف آسمان کے جاتا ہی اور روح اُسکی بدن مین رہتی ہی اور درمیان نفس اور روح کے ایک شعاع پیدا ہوتی ہی مانند شعاع آفتاب کے پس اگر حکم خدا قبض روح کا ہوتا ہی تو روح بھی چلی جاتی ہی اور اگر حکم خدا ابقائے روح کا ہوتا ہی تو نفس واپس آتا ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا خدا قبض کرتا ہی نفسون کو وقت موت اُنکی کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ آدمی کے بدن مین نفس اور روح دونون ہین پس نفس وہ ہی کہ عقل و تمیز اس سے متعلق ہی اور روح وہ ہی کہ نفس اور تحرک اُسکے ساتھ قائم ہی واقعی جب انسان کی یہ حالت ہی تو عاقل کو لازم ہی کہ لیٹتے وقت بھی توبہ کرکے لیٹے کیا معلوم بعد اسکے کیا ہوگا بسا ایسا ہوتا ہی کہ سوتے کے سوتے ہی رہ گئے پس غافل رہنا اور ہمہ تن تحصیل دنیا مین عمر عزیز کو صرف کرنا کام عقلا کا نہین ہی اور عاقل فکر و ذکر آخرت سے غافل نہین رہتا ہی اور فرمایا جناب رسول خدا نے جس شخص مین یہ تین صفتین ہونگی وہ منافق ہی اگرچہ وہ نماز و روزہ ادا کرتا ہو اور اپنے تئین مسلم بھی گمان کرتا ہو اول جب کلام کرے تو جھوٹ بولے دوم جب وعدہ کرے اُسکا خلاف کرے سوم جب امانت دار ہو اُس مین خیانت کرے اور فرمایا اُن حضرت نے تین شخص ہین کہ خداوند عالم اُن سے بروز قیامت کلام نہ کریگا یعنی اُنکی طرف نظر رحمت نہ کریگا اول وہ شخص کہ دیکر احسان کرے دوم وہ شخص جو قسم دروغ

[illegible]

Presented by www.ziaraat.com

کھا کر متاع خرچ کرے سوم وہ شخص جو بہ تکبر و غرور سے گوشۂ چادر کو زمین پر کھینچتا ہوا چلے واقعی یہ حالات فی زماننا دنیاداروں مین بہت شائع بلکہ داخل وضعداری ہین حق سبحانہ تعالی ہر مؤمن و مومنہ کو محفوظ رکھے کیونکہ مومنین حریص تر آخرت کے ہین اور منافقین حریص تر دنیا کے ہین ظاہر مین اظہار اسلام کرتے ہین باطن مین سب کردار کفر کے ہین جو اُنکے اسلاف کے تھے وہ یزیدی اپنی عداوت و عناد دلی سے باز نہین ہین حسد و کینہ سے مملو ہین یزید نے دنیا مین چند روز کی ثروت فانی مین جو کچھ کہ پایا وہ ظاہر ہی اور آخرت مین جو کچھ پائیگا اُسکی خبر جناب رسول خدا فرما گئے ہین وہی اُسکے تابعین بھی پاوینگے ظالمین اور معاندین اور قاتلین آل رسول کا انجام بد آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی سے ظاہر ہی اُسوقت اپنے کیے ہوے سے شرمندہ ہونگے مگر وہ شرمندگی کچھ مفید نہ ہوگی اس لیے کہ دنیا کھیتی آخرت کی ہی جیسا انسان دنیا مین بوئیگا ویسا ہی آخرت مین پائیگا بازگشت سب کی آخر خدا کی طرف ہی وہان سوال فعال و اعمال نیک و بد کا ضرور ہوگا جسنے جو کچھ کیا ہوگا اُسکا عوض ضرور پائیگا جنت و دوزخ پُر ہونگے وعدۂ خدا سچ ہی اور وہ صادق الوعد ہی الغرض ہر شخص کو موت کا بڑا مرحلہ درپیش ہی کسی ذی حیات کو اس سے چارہ نہین ہی غور کیجیے کہ ابتدائے خلقت حضرت آدمؑ سے تا این دم بنی آدم کہان گئے برابر قافلہ یکے بعد دیگرے چلے جاتے ہین اور موت کے نزدیک شاہ و فقیر جوان و پیر کبیر و صغیر زن و مرد سب برابر ہین جسوقت جسکی اجل آتی ہی ایک ساعت آگے پیچھے نہین ٹلتی ہی حق سبحانہ تعالی ہر مومن و مومنہ پر مرحلۂ موت کو آسان فرمائے علامۂ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ نے لکھا ہی احادیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم نے بہ سبب دعاے بعض انبیا و اوصیا کے بعض اموات کو زندہ کیا اور اُن سے کچھ حالات موت اور قبر وغیرہ کے پوچھے بعد اسکے فرمایا اگر تم چاہو تو ہم درگاہ خدا مین دعا کرین کہ تم کو دنیا مین رکھے اور پھر ایک مدت تک تم یہان بسر کرو پس اُنکے جواب مین عرض کیا کہ سو برس یا زیادہ گذرے ہین

جب ہم نے دنیا سے رحلت کی تھی اور ہر شخص نے بقدر اپنے مرتبہ کے تلخی موت کی چکھی ہی لیکن اب تک اُسکی تلخی ہمارے کام و دہن سے نہین گئی اب دوبارہ ہم کو اُسکی تاب و طاقت نہین ہی اللہ اکبر ایسے خائف تھے باوجودیکہ وہ سب مومنین تھے اور یہ بھی وارد ہی کہ مومن صالح اور مومن غیر صالح کا مرتبہ یکسان نہین ہی پس سائر مومنین جو خداوندی خالق اور انبیا و اوصیا کا اعتقاد درست رکھتے ہین اور حضرات ائمۂ ہدی کے محب و موالی ہین اور عبادت و طاعت اور حسنات بعمل لاتے ہین اور کفر و شرک اور گمراہی سے نجات پاتے ہین لیکن بہ سبب ضعف و نقصان ایمان یا صحبت بد کے فریب شیطان سے پیروی نفس امارہ اور معصیت و سیئات مین بھی مبتلا رہتے ہین پس ایسے محبین کا بتدریج علاج ہوتا ہی اور مکافات اُنکے گناہون کے ہوتے ہین جیسے کوئی طبیب دانا اپنے بیمار عزیز کو بکمال مہربانی طرح طرح کی غذا اور دوا دیتا ہی پہلے سہل و نرم اور لذیذ تر چیزین مثل لعاب و شیر کے بعد اسکے مسہل پھر رفتہ رفتہ دواے بدمزہ اور تلخ دیتا ہی یہان تک کہ اُس بیماری سے شفا اور نجات پاتا ہی ویسا ہی حکیم حاذق خلاق عالم بہ نسبت طبیب دانا کے جو مہربان ہو بیمار عزیز پر اور بہ نسبت مادر مہربان کے جو اپنے شیر خوار بچے پر مہربان ہو بمراتب مہربان تر ہی مومنین پر وہ اپنے فضل و کرم سے بکمال رحمت و شفقت محبین غیر صالحین کی معصیت کو طرح طرح کی بلا و آزار دنیا سے تلافی کرتا ہی تاکہ دنیا سے آمرزیدہ و رستگار جائین مثل تنگی معاش اور پریشانی اور قرض اور مرض اور درد کے اور شرمندگی عیال اور عزیز و اقربا اور احباب و ہمسایہ سے اور بیماری اور مرگ اُنکی کے یا جور و جفا سے کسی ظالم کی جو رنج و الم اور غم مؤمن کو پہونچے اپنے نفس یا غیر سے جانی ہو یا مالی یا کلامی تو وہ کفارہ اُسکے گناہ کا ہوتا ہی یہان تک کہ اگر خواب بد دیکھے جس سے رنجیدہ ہو یا کانٹا اُسکے پاؤن مین چبھے یا کسی سے کوئی کلمۂ بد حاضرانہ یا غائبانہ سنے تو وہ کفارۂ گناہ ہوتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسقدر ایمان مومن کا زیادہ ہو

Presented by www.ziaraat.com

اُسکی معیشت کی تنگی زیادہ ہوتی ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ حق تعالیٰ نے ہمارے شیعونکے لیے
دولت و سلطنت ہاے باطلہ میں مقرر نہین فرمایا ہی مگر قوت ضروری اُنکا اگر چاہین مشرق
و مغرب کو جائین تو قدر معین سے زیادہ ہاتھ نہ آئیگا پس حضرات ہر حال مین شیعہ اور
مومن کو صبر و شکر کرنا اور راضی برضا رہنا لازم ہی اور چون و چرا بیکار ہی کیونکہ عالم دنیا
محل امتحان اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ ہی پس مومن کو دنیا مین جو قید خانہ ہی آرام
کہان اور اگر گناہ اُسکے اس سے زیادہ ہون کہ بلاہاے دنیا سے تلافی نہ ہو تو وقت
موت کے جانکنی مین تلافی ہوگی اور اگر توبہ نہ کی ہو تو جانکنی سخت تر ہوگی اور اگر اس سے
بھی گناہ اُسکے زیادہ ہون تو عذاب قبر اور فشار قبر سے اُسکی تلافی ہوگی اور اگر بناہ بخدا
اس سے بھی گناہ اُسکے زائد ہون کہ عذاب و فشار قبر اور عالم برزخ سے بھی جو بعد موت ہی
پاک و صاف نہ ہو تو شدت خوف و ہول قیامت اور گرمی اور بھوک اور پیاس اور ہجوم
عام اور تنگی مقام اور ذلت و خواری اور خوف و بیم اور حساب و عقاب روز قیامت سے
پاک ہوگا اور یہ سب تلافی اُسکے گناہون کی ہو کر آخر کار بطفیل و شفاعت حضرات ائمہ اطہار
نجات پاکر مومنین صالحین مین انشاءاللہ داخل ہوگا اور ساقی کوثر جام کوثر سے سیراب
فرمائینگے جس سے اُس مومن کو کمال فرحت و لذت اور قوت حاصل ہوگی اور حضرت امیر
المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر خداوند عالم معصیت کرنے سے نہ ڈراتا اور وعدہ جہنم
کا نہ کرتا تو بھی بندہ کو بوجہ کثرت عطاے نعمات کے نافرمانی خالق کی کرنی نہ چاہیے بلکہ شکر
منعم کا واجب ہی واقعی جب انسان لذات دنیا مین مشغول ہوتا ہی تو منعم کا خیال نہین رہتا
اور یہ شرف بھی اولیاء اللہ کو ہی جو اپنے منعم کا شکر ہر حال مین ادا کرتے ہین جنکے مراتب و مدارج
عالیہ ہین پس بطفیل اُنکے کیا تفضل و رحمت خدا ہے نسبت اپنے بندون کے کہ درگاہ خدا
مین ہر مومن و مومنہ کے استقبال روح کا بڑا اہتمام ہوتا ہی خصوصًا باکی اور زائر امام حسین کا

بہت احترام ہوتا ہی چونکہ خداوند عالم جسم و جسمانیات سے منزہ و مبرا ہی تو اُسکی جانب سے
خلیفۃ اللہ اور ولی اللہ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ اور جناب علی مرتضیٰ مع ملائکہ ہر ایک کے پاس
تشریف فرما ہوتے ہین پس جب مومن صالح دار دنیا سے انتقال کرتا ہی اور غسل و کفن
دیکر نماز جنازہ پڑھکے دفن کرتے ہین تو بعد اسکے دو فرشتے نکیر و منکر بکمال حسن و جمال
اُسکے پاس آتے ہین اور ایک بائین طرف اور دوسرا داہنی طرف اُسکے کھڑے رہتے
ہین اور پھر روح اُسکے بدن مین کمر تک پھیر دیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ تیرا
خدا کون ہی اور رسول کون ہی اور امام کون ہی اور دین و کتاب اور قبلہ کیا ہی پس جب وہ
جواب باصواب دیتا ہی تو قبر اُسکی بمقدار نظر نگاہ چشم یا بمسافت ایک مہینہ راہ کے واسطے
اُسکے موافق اُسکے عمل و مرتبہ کے کشادہ کرتے ہین اور ملائکہ اُسکی قبر کو حریر اور دیباے جنت کا
فرش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب براحت و آرام مثل عروس کے سو رہو بعد اسکے ایک صورت
نورانی بغایت خوبی و محبوبی ظاہر ہوتی ہی کہ ایسی شکل حسن و خوبی کی کبھی نہین دیکھی تھی پس
وہ مومن پوچھتا ہی کہ تو کون ہی وہ کہتی ہی اے دوست خدا مین علم و اعتقاد حق اور عمل صالح تیرا
ہون کہ مونس و مصاحب تیرا ہونگا بعد اسکے ملائکہ دروازہ بہشت کا اُسکی قبر کی طرف کشادہ
کرتے ہین کہ بوے خوش اور ہواے خنک جنت کی ہمیشہ اُسکی قبر مین داخل ہو اور راستے بدن
پر چلے اُسوقت اُسکی روح کو قبر سے نکال لیتے ہین اور روضہاے جنت اور غرفہاے بہشت
مین ہمسایہ حضرت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ مین رکھتے ہین تاکہ ان حضرات کو دیکھے اور
ہمیشہ اُس سے مستفیض رہے اور طرح طرح کے آب و طعام اور نعمتہاے جنت مین روز قیامت
تک ساتھ اُنکے رفیق و شریک رہے اور اپنے عزیز و اقربا اور احباب کے ساتھ روضہاے
جنت اور غرفہاے بہشت مین مشغول صحبت و تنعم ہووے اور جو روح تازہ دنیا سے اُنکے
پاس جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز و اقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور اُس سے
باقیماندون کا حال دریافت کرتے ہین پس اگر وہ مر گئے ہون تو افسوس کرتے ہین کہ وہ یہان

نہ اسلئے شاید اعمال اُنکے اچھے نہ تھے وہ دوسرے مقام پر گئے اور جو زندہ ہون تو اُنکا انتظار کرتے ہین یہان تک کہ وہ بحکم خدا اُن تک پہونچتے ہین حضرات سنا آپ نے کہ جو روح تازہ جنت مین پہونچتی ہی تو اُسکے عزیز و اقربا اور احباب اُسکا استقبال کرتے ہین اور باقیماندون کا حال اُس سے دریافت کرتے ہین آپ تصور کیجیے کہ جب روح اقدس جناب سید الشہداؑ کی روز عاشورا جنت مین اپنے آبا و اجداد طاہرین اور عزیز و اقربا سرداران صالحین کے پاس پہونچی ہوگی تو بعد استقبال کے باقیماندون کا حال ضرور پوچھا ہوگا آہ اُسوقت اُس مظلوم نے کیا جواب دیا ہوگا غالبًا یہ جواب دیا ہو کہ بعد میری شہادت کے میرے اہل بیت کے خیمون مین اشقیاے امت نے آگ لگائی اور اہلحرم کے مقنعے اور چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر و مقید کیا آیا یہ بیان کیا ہوگا کہ میرے فرزند بیمار و ناتوان کو طوق و زنجیرون مین جکڑ کے شتر برہنہ پر سوار کیا اور پاؤن اُنکے شکم ناقہ سے باندھے اور تازیانون سے اذیت دیتے ہین اور اسی طرح سے طرف کوفہ و شام کے لے گئے چنانچہ اس مصیبت کو خود سید سجاد بیمار کربلا ارشاد فرماتے ہین ؎

أُقَادُ ذَلِيلًا فِي دِمَشْقَ كَأَنَّنِي	مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِيرُ

مجھے اس مذلت سے دمشق مین اسیر کر کے لائے ہین جس طرح سے کوئی شخص کسی غلام حبشی کو قید کر کے لاتا ہی اور غلام بھی وہ غلام جسکا آقا مر گیا ہو اور کوئی اُسکی نصرت و حمایت کرنیوالا نہو

وَجَدِّي رَسُولُ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ	وَشَيْخِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرُ

حالانکہ تمام عالم جانتا ہی کہ جد امجد میرے جناب رسول خدا اور دادا میرے امیر المومنین جناب علی مرتضیٰؑ سردار اوصیا ہین گویا یہ مطلب تھا کہ جسکے آبا و اجداد باعث ایجاد عالم ہون آہ وہ اس طرح سے مع اہلحرم کے شہر بشہر پھرائے جاوین ؎

فَيَا لَيْتَ لَمْ أَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ أَكُنْ	يَرَانِي يَزِيدُ فِي الْقُيُودِ أَسِيرُ

کاشکہ مین دمشق مین نہ پہونچتا اور یزید پھر انجوار مجھے اسیر سامنے اپنے نہ دیکھتا آہ بیمار کربلا فرماتے ہین

جب اشقیا ہم کو سامنے یزید کے لے گئے تو اُسوقت ہم بارہ نفر اہل بیت رسالت سے طوق و زنجیرون مین جکڑے ہوے اور ریسمان ستم سے بندھے ہوے تھے افسوس ہزار افسوس اسی طرح سے اعدانے ہجوم عام مین سامنے یزید کے ٹھہرایا اور وہ شقی دیکھ کر خوش و مسرور ہوا اور ہر ایک کا نام و نسب دریافت کیا آہ اُسوقت امام زین العابدینؑ کے دل پر کیا صدمہ ہوا ہوگا کیونکہ دشمن کے سامنے اس حال سے جانا بڑی توہین ہی

آن قصۂ کہ کس نتواند شنید نشس	یارب بر اہل بیت چہ آمد ز دید نشس

أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

مجلس یازدہم ذکر بعض حروف مقطعات و تاکید محبت جناب حسنینؑ و خبر شہادت ایشان بیان فرمودن جناب رسولخدا و انجام ظالمان و قاتلان ایشان و احوال جانکنی و موت و حال قبر و عذاب دشمن آل رسولؐ و مصائب حسنینؑ و فریاد اہل حرم آن حضرات بروضۂ جناب رسول خدا صلعم

قَالَ اللهُ تَعَالَى حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح وحی کرتا ہی تیری طرف اور اُنکی طرف جو قبل تیرے تھے وہ خدا جو غالب و دانا ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ یہ حروف مقطعات اسرار و رموز ہین کہ سواے نبیؐ اور وصی نبی کے اُن اسرار کو کوئی نہین جانتا ہی اور یہ حروف رموز ہین اُن چیزون سے جو خدا نے اپنے حبیب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو عنایت کی تھین مانند اسکے کہ حا سے مراد حوض کوثر ہی اور میم سے مراد ملک ممدود اور عین سے عزت اور سین سے سنا و رفعت اور قاف سے قیام مقام محمود ہی اور ثعلبی نے یون روایت کی ہی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے ان حروف مقطعات سے سوال کیا

Presented by www.ziaraat.com

اُن حضرت نے فرمایا حا سے مراد حرق ہی اور میم سے مہلکہ اور عین سے عذاب اور سین سے
مسخ اور قاف سے قعر جہنم ہی مؤید اسکے وہ قول ہی کہ بعد نزول اس آیہ کے جناب رسول خدا
کی پیشانی انور پر غم اور اندوہ ظاہر ہوا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون رنجیدہ
ہوے فرمایا مجھے اطلاع ہوئی ہی کہ امت میری آفت و بلا مین مبتلا ہوگی کر وہ خسف[1]
اور مسخ[2] اور قذف[3] ہی اور یہ اُسوقت ہوگا جب دجال لعین خروج کریگا اور عیسیٰ ظاہر ہونگے
اور قائم آل محمدؐ ظہور کرینگے اور عیسیٰ اُنکی اقتدا و پیروی کرینگے پس مراد اس سے وحی خدا ہی
اپنے حبیب پر ساتھ واقع ہونے حوادث و فتن کے جو بعد اُن حضرت کے ظاہر ہونگے آہ
مومنین بعد رحلت اُن حضرت کے کیسے کیسے حوادث و فتن ظاہر ہوے حالانکہ وہ جناب تمسک
ثقلین کی مکرر تاکید فرماتے تھے اور اپنے اہلبیت کی مودت و محبت پر امت کو مامور فرمایا
تھا اور خدا نے مودت آل رسول کو اجر رسالت قرار دیا ہی اور جناب رسول خدا نے اُنکے
فضائل اپنے اصحاب سے بیان فرمائے تھے جو تمام انبیا و اوصیاے سلف اور ملائکہ سے
افضل و رستہ اللہ و رحج اللہ ہین چنانچہ بحار الانوار مین منقول ہی عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى
أَنَّهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ
هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا فَهُوَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی بن جعفر نے
اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہی فرمایا اُن حضرت نے ایک مرتبہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسنین علیہما السلام کے ہاتھ پکڑ لیے اور فرمایا جو شخص ان
دونون میرے فرزندون کو اور ان دونون کے والدین علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا علیہما السلام کو
دوست رکھے پس وہ شخص بروز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا سبحان اللہ کسقدر
اُن حضرت کو اہتمام تھا حسنین علیہما السلام کے بارے مین کہ اپنی امت سے اکثر اُنکے فضائل
و مراتب عالیہ بیان فرماتے تھے اور اُنکے مصائب سے آگاہ کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ
جناب رسول خدا کسی سفر کو تشریف لے گئے اتفاقاً اثناے راہ مین ایک جگہ اُن حضرت کی سواری کا

[1] دھنس جانا زمین مین ۱۲ منہ
[2] منقلب شدن بصورت جانور ۱۲ منہ
[3] مراد سنگسار ہونا پتھرون سے ۱۲ منہ

گھوڑا رک گیا اور آگے نہ بڑھا فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ بُكَاءً شَدِيدًا وَاسْتَرْجَعَ فَقَالَ
هٰذَا جَبْرَائِيلُ يُخْبِرُنِي عَنْ أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا پس جناب رسول خدا بشدت روئے
اور فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ابھی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہی ایک زمین سے کہ
اُسے کربلا کہتے ہین جسپر حسین مظلوم شہید ہوگا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى مَصْرَعِهِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَى أَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ حَوْلَهُ مُطَرَّحِينَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النِّسَاءِ عَلَى أَقْتَابِ الْمَطَايَا
آہ گویا مین اسوقت دیکھتا ہون اپنے فرزند اور اُسکے مقتل و مدفن کی طرف اور گویا مین
دیکھتا ہون اُسکے اصحاب و اقربا اور اولاد کو کہ گرد اُسکے خاک و خون مین آلودہ پڑے ہین
اور گویا مین دیکھتا ہون کہ اُنکے اہلبیت و اہل حرم کو اسیر و مقید کرکے شتران برہنہ پر سوار
کیا ہی ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ مِنْ سَفَرِهِ مَهْمُومًا مَغْمُومًا بَاكِيًا حَزِينًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَأَصْعَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مَعَهُ وَوَعَظَ النَّاسَ بعد اسکے جناب رسول خدا نے اُس سفر سے
مہموم و مغموم اور محزون روتے ہوے طرف مدینہ کے مراجعت فرمائی اور مسجد مین وہ حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور حسنین کو بھی اپنے پاس بٹھایا اور ایک فرزند کے سر انور پر داہنا
ہاتھ اور دوسرے دلبند کے سر اطہر پر بایان ہاتھ رکھ کے ایک خطبہ بلیغ و طویل شامل وعظ
و نصائح اپنے اصحاب کے ارشاد کیا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَهٰذَانِ أَطَائِبُ عِتْرَتِي
وَمِنْ أَخْلَفِهِمَا بَعْدِي فِي أُمَّتِي وَقَدْ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ أَنَّ وَلَدِي هٰذَا مَقْتُولٌ بِالسَّمِّ وَ
الْآخَرُ شَهِيدٌ مُضَرَّجٌ بِالدِّمَاءِ قَالَ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيلِ بعد اسکے درگاہ خدا مین
عرض کیا بارالٰہا مین بندہ تیرا محمد مصطفیٰ ہون کہ واسطے تبلیغ رسالت کے تو نے مجھے اپنی
مخلوقات پر مبعوث کیا ہی اور یہ دونون فرزند میرے کہ میری اطیب ذریت و عترت سے ہین
جنکو مین اپنی امت مین بطور امانت کے چھوڑے جاتا ہون تحقیق کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہی کہ
یہ ایک فرزند میرا حسن زہر سے شہید ہوگا اور یہ دوسرا پارۂ جگر میرا حسین تلوار سے تشنہ لب
قتل کیا جائیگا اور اپنے خون مین آلودہ ہوگا پس تو انکی شہادت مین برکت دینا اور انکو سردار

Presented by www.ziaraat.com

شہدا سے ...نا اور انکے قاتلون کو اپنی برکت و رحمت سے محروم رکھنا اور بدترین عذاب سے اُنکا ... کرنا راوی کہتا ہو کہ یہ سنکر سب لوگ جو مسجد مین تھے رونے لگے اور صدا ... فریا... ہوئی اُسوقت حضرت نے فرمایا آج تم لوگ میرے اہل بیت کے حال پر روتے ہو اور بعد میرے عنقریب اکثر تم مین سے روگردانی کرینگے اور نصرت اُنکی نہ کرینگے ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ مُخَلِّفٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ وَهُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ اَلَا وَاِنِّیْ لَا اَسْئَلُکُمْ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی بعد اسکے فرمایا مین تمہارے درمیان دو چیزین نفیس و بزرگ چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن مجید اور دوسری عترت طاہرہ اہل بیت میرے اور وہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے آگاہ ہو کہ مین تبلیغ رسالت پر اجر و عوض تم سے نہین چاہتا ہون مگر محبت و دوستی میرے اہل بیت کی پس تمھین لازم ہو کہ بعد میرے اُنکے حال کے کفیل رہنا اور اُنکی اطاعت سے دست بردار نہ ہونا راوی کہتا ہو کہ بعد اسکے جب تک جناب رسول خدا زندہ رہے یہ غم و الم خاطر اقدس سے نہ گیا اور کسی نے پھر اُن حضرت کو خندان نہ دیکھا ایسا صدمہ قلب اقدس پر تھا یہان تک کہ دنیا سے رحلت فرمائی اب کیا حاجت بیان ہو خیال کیجیے کہ کس کس طرح سے اُن حضرت نے اپنی امت سے تاکید فرمائی اپنے اہل بیت کے بارے مین مگر اشقیاے امت نے کچھ رعایت و اطاعت نہ کی اور انتقال کرتے ہی اُن حضرت کے اہل بیت رسالت پر دست ظلم و ستم دراز کیا اور تمام حقوق اُنکے غصب کیے اور وہ اشقیا حب جاہ و مال مین مصروف ہوے اور ثروت چند روزہ پر مغرور ہو کے خود بھی گمراہ ہوے اور اکثر بندگان خدا کو فریب دیکر گمراہ کیا اور دنیا و آخرت مین مورد نفرین اور مستحق سخت ترین عذاب ہوے چنانچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ وغیرہ لکھتے ہین کہ جس نے آل رسول کے حقوق غصب کیے اور اُنپر ظلم و ستم کیا اور اُنکے درپے آزار ہوے یا جس نے اُن سے قتال و جدال کیا اور برسر مقابلہ آیا یا جس نے اُنکو مکرو دغا سے زہر دیا اور قتل و ذبح کیا یا جس نے اُنکی مخالفت کی اور اُن سے عناد رکھا

اور اُنکے ظالمون کی اعانت و مدد کی یا جو کوئی اُنکے دشمنون کے جور و جفا پر راضی ہوا اور آیندہ راضی ہووے اور اہل بیت رسالت کی عصمت و طہارت اور فضیلت و شرافت اور ولایت و امامت سے انکار کرے تو وہ کافر و مشرک و دشمن خدا و رسول ہو اور کوئی عمل اُسکا مقبول نہین ہو اور جو کوئی ایسے لوگون سے محبت و الفت رکھے تو وہ اُنکے ساتھ محشور ہوگا اور اُنکے ہمراہ درک اسفل مین رہیگا کیونکہ جو کوئی پتھر سے بھی محبت رکھیگا تو وہ اُسکے ساتھ محشور ہوگا اور آخرت مین اُسکے ہمراہ رہیگا پس جب کافر و منافق کی موت آتی ہو تو خدا دو فرشتون کو بھیجتا ہو تاکہ اُس سے کہین یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَةُ اِرْجِعِیْ اِلَی الْجَحِیْمِ وَالْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ای نفس خبیثہ رجوع کر طرف جہنم اور عذاب سخت کے پس ایسے اشرار اور سائر کفار کے وقت احتضار و جانکنی جناب رسول خدا و علی مرتضی اور جبرئیل امین علیہم السلام ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ دشمن خدا و رسول و آل کا ہو جیسا کہ وہ ہو ویسا ہی اُسکے ساتھ پیش آؤ اور اُسوقت ظلمت و تاریکی اُسکو گھیرے ہوے ہوگی پس ملک الموت اُسکے سامنے آکر کہیگا کہ ای دشمن خدا خوشخبری ہو تجھے غضب خداوند قہار اور عذاب نار دوزخ کی ای ملعون جس چیز سے تو ڈرتا تھا وہ تیرے درپیش ہوئی اور تو اُس تک پہونچا ہو یہ کہکر روح اُسکی بشدت و سختی تمام نکال لینگے اور بعد دفن کے وہ برہوت وادی حضرموت مین محبوس و مبہوت رہیگی اور بدن پر تین سو شیطان معین و مقرر ہونگے اور وہ سب اُسکے منہ اور ڈاڑھی پر تھوکینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے اور ملائکہ اُسپر قبر تک نفرین کرینگے یہ حال دیکھ کر وہ شقی گریہ و زاری کریگا اور وقت غسل و کفن اور دفن کے لوگون سے قسم دیکر کہیگا کہ ٹھہر جاؤ اور جلدی نہ کرو مین جانتا ہون کہ اسکے بعد عذاب سخت تر اسکے سامنے ہو پس جب وہ داخل قبر ہوگا تو اُسوقت دو فرشتے نکیر و منکر بصورت مہیب بکمال غضب و غصہ آکر کہینگے کہ ای دشمن خدا بتا خدا اور رسول اور امام تیرا کون ہو پس وہ جنکا اعتقاد رکھتا ہوگا اور جنکی پیروی کی ہوگی وہ بیان کریگا اور جنکا اعتقاد نہ رکھتا ہوگا اور نہ کبھی اطاعت و پیروی اُنکی کی ہوگی اُسکے جواب مین متحیر

Presented by www.ziaraat.com

اُسکے قفل لگ جائیگا اور اُسکی گردن مین ایک ریسمان پڑیگی اُسوقت نکیر و منکر ایک ایسا گرز آتشین اُسکے سر پر مارینگے جو مخلوق صدا اُسکی سُنے وہ ڈر جائے یہان تک کہ جو حیوان اثنا مین چرنے کے وہ آواز ہولناک سنے تو دہشت سے وحشتناک ہوجائے سوا سے انسان کے کہ خدا نے اُنکے کانون سے اُس آواز کو پنہان کیا ہو تاکہ انتظام عالم مین خلل نہو بعد اسکے اُسکی قبر کو نہایت تنگ کرینگے اور قبر اُسکو ایسا فشار دیگی کہ مغز سر اُسکا ناخونون سے باہر نکل آئیگا اور دروازہ دوزخ کا اُسکی قبر کی طرف کھولینگے اور ہواے گرم آتش کی ہمیشہ اُسکے بدن تک پہونچیگی اور وہ اپنی جگہ دوزخ مین دیکھیگا اور عقرب و مار سیاہ آتش دوزخ کے بکثرت روز قیامت تک اُسپر مسلط رہینگے اور اُسکو اذیت و آزار دینگے پس بروز قیامت مخلد بنار ہوگا جو بحکم خدا روشن ہوئی ہی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ اور دوری کرتا ہی وہ شقی کہ آتش بزرگ مین در آویگا ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ بعد اُسکے نہ اُس مین وہ مریگا اور نہ زندہ ہوگا پس ظاہر ہی کہ بدبخت ترین انسان یعنی کافر اور منافق دوزخ مین نہ مریگا تاکہ آسائش پاوے اور نہ زندہ ہوگا کہ اُس سے راحت دیکھے پس وہ زندگی اُسکو وبال ہوگی اور ہمیشہ اُسکے زوال کی تمنا کریگا اس لیے کہ وہ زندگی مستلزم طرح طرح کے ابدی عذاب کی ہوگی اور قدرت خدا کی آگ روشن کی ہوئی سہل و آسان نہین ہی وہان آتشین لباس پہنایا جائیگا اور مار و عقرب آتشین اُنپر مسلط ہونگے اور کفار و اشرار مانند ہیزم کے سوختہ ہونگے اور طرح طرح کے عذاب مین مبتلا رہینگے اور آتش دوزخ سیاہ و تاریک ہی اُسکی حدّت و تیزی کا حال حدیث مین وارد ہی کہ ایک جزو نوے جز سے ستر مرتبہ پانی مین دھوکے ایک فرشتہ دنیا مین لایا تاکہ بنی آدم اُس سے منتفع ہون اور تمام آتش دنیا اُسی سے پیدا کی گئی اگر بدون غوطہ کے لاتے تو کوئی اُسکو بجھا نہ سکتا اور نہ تحمل اُسکا کرسکتا اور روز قیامت جب اُس آگ کو پھر لیجا کر دوزخ مین رکھینگے تو وہ شدت حرارت دوزخ سے ایسا فریاد کریگی کہ کوئی نبی مرسل و ملک مقرب

باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ اُس آواز کے خوف سے زانون کے بھل گرینگے اور دوسری حدیث مین یون ہی کہ خداوند عالم نے جب آدمؑ کو دنیا مین بھیجا تو جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ مالک دربان دوزخ سے تھوڑی سی آگ لیکر آدمؑ کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ اپنے لیے کھانا پکائین پس جبرئیل نے مالک کے پاس جاکر آگ طلب کی اُسنے کہا کتنی آگ چاہیے جبرئیلؑ نے کہا بقدر ایک چیونٹی کے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دونگا تو ساتون آسمان اور ساتون زمین کو جلا دیگی یہ سنکر جبرئیلؑ نے کہا کہ بمقدار نصف چیونٹی کے دے مالک نے کہا اگر اتنی آگ دنیا مین جائے تو اُسکی حرارت و گرمی سے آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا اور نہ زمین سے کوئی برگ اُگیگا اُسوقت جبرئیلؑ نے درگاہ خدا مین عرض کیا ای معبود میرے کس قدر آگ لون ارشاد ہوا کہ بقدر ایک ذرہ کے پس حضرت جبرئیلؑ نے ایک ذرہ لیکر اُسکو ستر نہرون مین ستر مرتبہ غوطہ دیا اور دنیا مین لاکر ایک کوہ بلند کی چوٹی پر رکھا اور اُس پہاڑ کو پگھلا کر وہ آگ اُڑ کے دوزخ مین اپنی جگہ پر پہونچی اور حرارت اُسکی اور پتھرون مین باقی رہی اور یہ تمام آگ دنیا کی اُسی حرارت سے پیدا ہوئی ہی حضرات یہ حال تو ایک ذرۂ آتش کا سنا آپ نے جو ستر مرتبہ پانی مین غوطہ دیا گیا تھا پس تصور کیجیے کہ خود دوزخ کا کیا حال ہوگا مگر واے ہو اُن اشقیا پر جنہون نے کچھ خوف معاد اور عذاب آخرت کا نہ کیا اور نہ تاکید اور حکم رسولؐ خدا پر عمل کیا اور اُنکے ایک فرزند امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا اور جنازہ پر تیر باران کیے اور روضۂ رسولؐ مین دفن نہ ہونے دیا اور دوسرے دلبند امام حسین علیہ السلام کو بکمال ظلم و ستم مع اہل و عیال اور بچۂ شیر خوار کے آوارہ وطن کیا اور کوفیون نے مہمان بلاکر بہ مکر و دغا مع اصحاب و اقربا و اولاد کے ہر طرف سے گھیر کر صحراے کربلا مین بحکم ابن سعد تشنہ لب قتل و ذبح کیا آہ اسپر بھی اکتفا نہ کی بلکہ بکمال عداوت خیمون مین آگ لگائی اور اسباب لوٹ لیا

سلہ از ہشت مینا پدید باقرستاد تا کہ زمین معمور و آباد ان شود ۱۲ سلہ ربط آخر ۱۲ ق

Presented by www.ziaraat.com

اور جناب حسنینؑ کے اہل حرم کے مقنع و چادرین تک چھین لین اور مجمع عام مین اسیر
و مقید کرکے شہر بشہر پھرایا اور روح اقدس جناب رسول خدا کو ایسا رنجیدہ او رپیچین کیا
کہ جسکے صدمہ سے روضۂ انور ہلنے لگا آہ اُسوقت اُن حضرت کا کیا حال ہوا ہوگا جب
بیمار کربلا اسیر رنج و بلا مع اہل حرم ستم رسیدون کے قید شام سے رہائی پاکر روتے
ہوئے وارد مدینہ اور داخل مسجد نبی ہوئے جسکے متصل روضۂ رسول ہی پس جناب
زینبؑ نے دونون بازو دروازۂ مسجد رسول کے اپنے ہاتھون سے پکڑ لیے وَنَادَتْ
يَا جَدَّاهُ إِنِّي نَاعِيَةٌ إِلَيْكَ أَخِي الْحُسَيْنَ اور روتے ہوئے فریاد کی ای نانا رسول خدا
مین آپ کو خبر مرگ سنانے آئی ہون اپنے برادر مظلوم امام حسینؑ کی مین پرسا دیتی ہون
آپ کو آپ کے فرزند کا آہ وہ نور نظر آپ کا صحراے کربلا مین تشنہ لب شہید ہوا قَالَ
فَحَنَّ الْقَبْرُ حَنِيْنًا عَالِيًا وَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ راوی کہتا ہی کہ اُسوقت قبر اطہر
ہلنے لگی اور آواز رونے کی بلند ہوئی یہ سنکر لوگ حاضرین مسجد رونے لگے اور فریاد کرنے
لگے اور روضۂ رسول مین شور گریہ و بکا بلند ہوا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین

مجلس دوازدہم فضائل شیعہ و علامات ایشان و فضائل سعد بن معاذ و نافرمانی کنعان بن نوح نبی و انجام او و مصائب امام حسینؑ و فریاد کردن اہل حرم آنحضرت و ویران شدن خانۂ نبوت بظلم بنی امیہ

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الشِّيْعَةِ أَنْتُمْ أَهْلُ الرِّضَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِرِضَاهُ عَنْكُمْ وَالْمَلَائِكَةُ إِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ فَإِذَا اجْتَهَدْتُمْ تُرَادُّوْا وَإِذَا غَفَلْتُمْ اجْتَهِدُوْا
وَأَنْتُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ دِيَارُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ وَقُبُوْرُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ وَفِي الْجَنَّةِ نَعِيْمُكُمْ
وَإِلَى الْجَنَّةِ تَصِيْرُوْنَ کافی وغیرہ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا

اُن حضرت نے ایک مرد شیعہ سے کہ تم اہل رضا ہو خدا تم شیعون سے راضی ہوا اور ملائکہ
تمھارے برادران ایمانی ہین اور امور خیر مین شریک تمھارے اور مددگار ہین پس جسوقت
تم مصروف خیر ہو تو مشغول دعا ہوا اور جسوقت غافل ہو اُسوقت کوشش کرکے اپنے تئین
غفلت سے نکالو اور تم شیعہ ہمارے خیر البریہ یعنی بہترین خلائق ہو شہر تمھارے بمنزلہ
جنت کے ہین قبرین تمھاری بمنزلہ جنت کے ہین جنت ہی کے لیے تم خلق کیے گئے ہو
اور جنت مین تمھارے نعمات ہین رجوع تمھاری طرف جنت کے ہی وَعَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَّهُ قَالَ هُمْ شِيْعَتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ لِأَنَّهُ بَلَّغَهُمْ أَقْصٰى مَا يَأْمُلُ
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ فَإِنَّ الْخَشْيَةَ مِلَاكُ الْأَمْرِ وَالْبَاعِثُ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا اُن حضرت نے کہ خیر البریہ سے مراد ہم اہل بیت
رسالت کے شیعہ ہین کہ جزا اُنکی نزدیک اپنے پروردگار کے جنات عدن یعنی باغہاے
جنت ہین اُن باغون مین نہرین جاری ہین کہ ہمیشہ ہمارے شیعہ جنت مین ساکن رہینگے
اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ بھی خدا سے راضی ہوے اس لیے کہ خدا نے اپنے فضل
وکرم سے اُنکو اُنکی غایت آرزوؤن اور امیدون کو پہونچایا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی
کہ یہ ثواب واسطے اُس شخص کے ہی جو خوف کرے اپنے پروردگار سے اس لیے کہ خوف
خدا اصل چیز ہی اور باعث ہوتی ہی ہر خیر و خوبی کی اور فضائل و مراتب شیعون کے
بہت ہین منجملہ اُنکے منقول ہی کہ اہل جنت بقدرت خدا جوان ہونگے اگرچہ پیر ہوکے رحلت کی ہو
اور حسن و جمال شیعون کا دیکھ کر منافقین تمنا کرینگے کاشکہ ہم شیعہ
ابو ترابی ہوتے تاکہ یہ مراتب و مدارج جو وہ رکھتے ہین ہم بھی رکھتے اب مقام شکر ہی کہ
یہ مرتبہ شیعیان اور دوستداران حضرات ائمہ ہدی کو اُن حضرت کے طفیل و برکت اور بعلو
درجات سے حاصل ہی کہ خدا نے شیعون کو اُس گروہ سے خلق کیا ہی جو خیر البریہ ہی یعنی

Presented by www.ziaraat.com

تمامی امتون کے مومنین سے بہتر ہین اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی فرمایا اُن حضرت نے جو شخص معراج نبی اور قبر مین سوال نکیرین سے اور بہشت و دوزخ سے انکار کرے وہ ہمارے شیعون مین سے نہین ہی اور جناب امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص معراج جناب رسولؐ خدا کا ایمان نہ لاوے اُسنے اُن حضرت کی تکذیب کی اور ایک حدیث مین وارد ہی فرمایا ہمارا شیعہ اور مومن وہ شخص ہی جو جناب رسولؐ خدا کی معراج اور شفاعت اور قبر مین سوال نکیرین کا اور بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان اور حساب اعمال اور روز قیامت زندہ ہونے کا ایمان لائے پس حضرات ظاہر ہی کہ جو ان چیزون کا مقر نہ ہو وہ شیعہ اور مومن نہین ہی نہ وہ آخرت مین نجات پائیگا اور منقول ہی کہ ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام روے انور چھپائے ہوے تشریف فرما ہوے اور سعد بن معاذ نے پہچانکر سلام کیا اور مصافحہ کیا اور ہاتھون کو بوسہ دیا اُسوقت مجمع اصحاب سے جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ای بندگان خدا اہل فضل کی فضیلت کو اہل فضل ہی پہچانا کرتے ہین بعد اسکے سعد بن معاذ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ای سعد تم کو بشارت ہو خدا تمھارا خاتمہ شہادت پر کریگا اور تمھارے سبب سے ایک جماعت کفار دوزخ مین جائیگی اور تمھارے مرنے سے عرش حرکت مین آئیگا اور تمھاری شفاعت سے اسقدر محب و موالی داخل جنت ہونگے جنکی تعداد بنی کلیب کے جانورات کے برابر ہوگی اور فرمایا اُن حضرت نے جو ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا منکر ہی وہ جنت کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور جو ولایت و امامت علیؑ بن ابی طالبؑ کا زبان و دل و عمل سے مقر ہی وہ دوزخ کو آنکھ ہی سے نہ دیکھیگا اور امت رسولؐ مین تہتر فرقے ہین مگر اُن مین سے ایک ہی فرقہ ہی جس نے شر کو ترک کیا اور خیر کو اختیار کیا ہی وہی ناجی ہی جو حضرت محمد و آل محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ کو دوست رکھتا ہی اور انکا پیرو ہی اور اُنکے دشمنون سے بیزاری کرتا ہی جو باعث نجات

من اسعد بن عبد الشمس ۱۲ ق

آخرت کا ہی اور اُسنے روز سر زمین خوش و مسرور ہوتا ہی اور اُسنے اور غمگین ہوتا ہی اور مجالس فضائل و مصائب برپا کرتا ہو و عزاداری ائمہ [illegible] یادگاری ہی آل رسولؐ کی جو مظلوم و مقتول ہو کر دنیا سے رحلت کر گئے ہین وَرُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا رَاَیْتُکَ اَقْبَلْتَ عَلٰی مِثْلِ ھٰذَا الْاِقْبَالِ اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز جناب رسولؐ خدا امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کے گھر مین داخل ہوے پس اُن حضرت نے عرض کیا آج جس طرح آپ شاد و فرحناک تشریف فرما ہوے ہین اس طرح سے کبھی مین نے آپ کو تشریف لاتے نہین دیکھا ہی فَقَالَ جِئْتُ لِاُبَشِّرَکَ اِعْلَمْ اَنَّ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ نَزَلَ عَلَیَّ جَبْرَئِیْلُ وَقَالَ لِیْ اَلْحَقُّ یُقْرِئُکَ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ اَبْشِرْ عَلِیًّا وَشِیْعَتَہٗ اِنَّ الطَّائِعَ وَالْعَاصِیَ مِنْھُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اُن حضرت نے فرمایا یا علیؑ اسوقت مین تم کو بشارت دینے آیا ہون آگاہ ہو کہ ابھی جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ حق سبحانہ تعالی بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہی ای حبیب ہمارے علیؑ اور اُنکے شیعون کو بشارت دو تحقیق کہ ہر نیک و بد اُنکے شیعون سے اہل جنت سے ہی فَلَمَّا سَمِعَ مَقَالَتَہٗ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ وَقَالَ شَھِدَ اللّٰہُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَھَبْتُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ لِشِیْعَتِیْ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ شَھِدَ اللّٰہُ عَلَیَّ اَنِّیْ وَھَبْتُ لِشِیْعَۃِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ وَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَیْضًا مِثْلَھُمَا جب اُن حضرت نے یہ خوشخبری سنی تو فورًا سجدہ شکر بجالائے بعد اسکے دونون ہاتھ طرف آسمان کے بلند کرکے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے اپنے نصف حسنات اپنے شیعون کو ہبہ کیے یہ سنکر جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا خدا شاہد ہی کہ مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ہبہ کیے یہ سنکر جناب حسنین علیہما السلام نے بھی مثل اپنے والدین کے اپنے اپنے نصف حسنات شیعون کو ہبہ کیے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَا اَنْتُمْ بِاَکْرَمَ مِنِّیْ شَھِدَ اللّٰہُ

تمامی امتون کے مومنین سے بھی ... فاوحی اللہ عزوجل الی رسولہ
... تو بھر یہ دیکھکر جناب رسول خدا

علیہ وآلہ نے فرمایا ای آل عبا تم مجھ سے کریم تر نہین ہو خدا شاہد ہی مین نے بھی اپنے نصف حسنات شیعیان علیؑ کو ہبہ کیے اُسوقت دریاے رحمت الٰہی جوش مین آیا اور اپنے رسُول کی طرف وحی کی کہ تم خمسۂ نجبا ہم سے زیادہ کریم وجواد نہین ہو تحقیق کہ ہم نے شیعیان و دوستداران علیؑ کو بخشدیا اور اُنکے گناہونکو بھی محو کیا اللہ اکبر کیا رحمت جناب باریتعالیٰ ہی شیعیان علی مرتضیٰ علیہ السلام پر جب خدا نے اُنکے گناہ بھی مٹا دیے اور بخشدیے اور پنجتن پاک نے اپنے اپنے نصف حسنات ہبہ فرمائے تو اب اُسکے عوض مین نعمتہاے جنت اور مراتب عالیۂ جنت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہی جو شیعون کو مرحمت ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم آل رسُول پر ہمارے شیعون کا حق ہی کیونکہ وہ بسبب قبول کرنے ہماری ولایت ومحبت کے ہمارے اعداسے اذیت وتکلیف اور رنج والم اُٹھاتے ہین سبحان اللہ یہ مرتبہ ہی شیعیان ودوستداران حضرت امیر المومنین اور ائمۂ طاہرین علیہم السلام کا کہ معصوم فرمائین اُنکا ہم پر حق ہی علاوہ اس عطوفت کے دو امر بزرگ وسیلۂ اعظم نجات آنحضرت کے خاص شیعون کے حصہ مین ہین جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

ولای جو دانی کہ در نشستین	خلاص ونجات بہ محشر و شین
دو امر عظیم است قدرش بدان	ولاے علیؑ و بکا بر حسینؑ

مگر شیعہ ہونا شرط ہی جیسا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو شخص امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے محبت رکھے اور آنحضرت کی متابعت کرے وہ شیعہ ہی اور منقول ہی کہ ایک شخص نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا مین آپ کا شیعہ ہون آنحضرت نے فرمایا کیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مانند ہوگیا ہی جنکے بارے مین خداوند عالم فرماتا ہی وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاہِیْمَ اِذْ جَاۗءَ

Presented by www.ziaraat.com